رسالہ

کتابُ الحنفاء

(فی)

ذکرِ الضُّعف والضُّعفاء

(جسکو)

فاضلِ اجل مولانا حافظ حاجی شاہ عبد الاول صاحب جونپوری مدّ ظلہ نے

حنفیون کے اطمینان کے واسطے مع پندرہ ۱۵ نقشون کے دو ہفتہ مین مرتب فرمایا

(اور باہتمام)

اقلِ انام خادمِ علمائے کرام خاکسار محمد عبد الولی خلفِ علامۂ آسی

مولانا المرحوم محمد عبد العلے مدراسی رحمہ اللہ ربُّ الاناسی

(پہلی بار)

آسی پریس لکھنؤ محمود نگر مین چھپا ۱۳۳۵ھ

کتاب الحنفا فی ذکر الضعفا

تازہ تصنیف

جسمین اُن محدّثین بزرگان دین کا تذکرہ ہے جن سے سلسلہ روایت حدیث کا جاری ہوا اور جنکے سلسلہ عالیہ مین دنیا کے تمام محدثین جکڑے ہوئے ہین۔ اور امام اعظم ابو حنیفہ کوفی کو جو بعضون نے غلطی سے ضعیف فی الحدیث کہا ہے اسلیے اُنکے تلامذہ اور تلامذہ تلامذہ کی سلسلہ روایت کا نقشہ مرتب کرکے دکھلا دیا گیا کہ اگر ابو حنیفہؒ کو ضعیف مانا جائے تو پھر جماعت محدثین کا سلسلہ ضعیف ہوا جاتا ہے۔ علامہ ذہبی وغیرہ جنھون نے خصوصیت کیساتھ حفّاظ حدیث کا تذکرہ لکھا ہے۔ خارجہ بن زید مدنی کو باوجود بڑے عالم فقیہ ہونے کے حفّاظ حدیث سے خارج کردیا ہے اور امام اعظم کو حفّاظ حدیث بلکہ اساتذہ حفاظ حدیث تسلیم کرتے ہین تو اتنے بڑے حافظ الحدیث امام اعظم کو ضعیف ماننے سے اصحاب صحاح ستہ و دیگر محدثین اکابرین جو سلسلہ تلمذی امام اعظمؒ مین بندھے ہوئے ہین سب کے سب ضعیف ہوئے جاتے ہین جس کا حال نقشہ کے ملاحظہ سے روشن ہوگا

مرتبہ فقیر عبد الاوّل جونپوری

مطبوعہ آسی پریس لکھنؤ محمود نگر

کتاب الضعفاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا و مثنیًا اما بعد چونکہ بعضون نے ابو حنیفہ کو ضعیف کہا باوجود اسکے کہ ابو حنیفہ سے ترمذی اور نسائی اور اکابر محدثین نے روایت بھی لی ہے۔ لہذا ابو حنیفہ کا ضعف ظاہر کیا جاتا ہی اور یہ کہ ابو حنیفہ کے ضعیف ہو جانیکے سبب سے کیسے کیسے مانے ہوئے اکابر محدثین ضعیف ہوئے جاتے ہین اور آخر رسالہ ہذا مین مختصرًا حال ابو حنیفہ کا بیان کیا جائے گا انشاء اللہ تعالی اُمید ہے کہ اہل علم اور حنفی لوگ اس رسالہ کو دیکھکر مسرور و محظوظ ہون گے وَمَا تَوفِیقِی اِلَّا بِاللہِ۔ کاتب اوراق الفقیر الی اللہ عز و جلّ عبد الاوّل حنفی جونپوری عرض کرتا ہے کہ اس رسالہ مین تعصب سے کہین کلام نہین کیا گیا۔ اور مراتب ضعفاء کا بہت لحاظ رکھا گیا جیسا کہ ناظرین ملاحظہ کرین گے۔ اس رسالہ سے یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ ابو حنیفہ کی ضعیف فی الحدیث ہونیکے سبب سے تمام دنیا کے محدثون مین ضعف خود بخود گھس جائے گا۔ اکابر محدثین ابو حنیفہ کی شاگردی کے داغ سے ہرگز نہ بچ سکین گے اور وہی ضعف سب مین لگتا جائے گا۔ وَاللہُ عَلِیمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔ مورخہ ۱۵ شوال سنہ ۱۳۳۵ ہجری۔ بمقام جونپور۔ ملا ٹولہ

اسمائے ضعفاء وسلسلۂ روایت حدیث

یحییٰ القطان
نمبر ۱

یحییٰ بن سعید القطان محدث کے بارہ مین حضرت یحییٰ بن معین نے فرمایا کہ وہ بیس برس تک برابر ہر شب
مین قرآن پاک کا ایک ختم کیا کرتے تھے یحییٰ بن سعید قطان سنہ ۱۲۰ھ مین عالم خلق مین تشریف لائے۔
امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ مین نے اپنی آنکھ سے یحییٰ بن سعید قطان کا ایسا نہین دیکھا۔ ابن مدینی نے کہا
کہ مین نے کسی کو یحییٰ سے بڑھکر اسماء رجال کا عالم نہین پایا۔ بندار محدث نے کہا کہ یحییٰ اپنے زمانہ کے امام ہین
یحییٰ ابن معین نے فرمایا کہ یحییٰ القطان چالیس برس تک برابر مسجد مین زوال کے پیشتر موجود رہا کئے کبھی حضوری
قبل زوال مین فتور نہ پڑا۔ نہ کبھی زوال کے بعد ظہر کی نماز کیلئے مسجد مین آئے۔ امام نسائی نے کہا کہ اللہ کے
امین رسول اللہ کی حدیث کے امام مالک اور شعبہ اور یحییٰ القطان ہین وفات یحییٰ القطان کی ۱۹۸ھ مین ماہ
صفر ہے۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۱۲ فقیر کہتا ہے کہ یحییٰ بن سعید القطان بھی ضعیف ہو گئے کیونکہ وہ ابو حنیفہ کے
قول[۱] سے فتوا دیا کرتے تھے۔ تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۲۸۰ مین ہے وکان یحیی القطان یفتی بقول ابی حنیفۃ ایضاً

وکیع بن الجراح
نمبر ۲

وکیع بن الجراح امام حافظ محدث عراق کوفی سنہ ۱۲۹ھ مین پیدا ہوے۔ اور اکابر حفاظ سے فن حدیث
حاصل کیا اور وکیع سے عبد اللہ بن مبارک اور امام احمد اور علی بن المدینی محدث اور یحییٰ بن اکثم اور اسحق بن راہویہ
اور ابن ابی شیبہ اور ابن معین اور احمد بن منیع وغیرہم نے حدیث پڑھی۔ قاضی یحییٰ بن اکثم نے کہا کہ وکیع ہمیشہ روزہ
رکھا کرتے اور ہر شب مین ایک ختم کلام مجید کا پڑھتے تھے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ وکیع سے بڑھکر جامع
علم اور قوی الحافظہ مین نے نہین دیکھا یحییٰ بن معین رفیق امام احمد نے فرمایا کہ وکیع سے بڑھکر افضل مین نے
نہین دیکھا وہ رات بھر نماز پڑھتے اور دن کو روزہ رکھتے تھے اور ابو حنیفہ کے قول سے فتویٰ دیا کرتے تھے
اور امام احمد نے فرمایا کہ وکیع کا ایسا میری آنکھ نے کبھی نہین دیکھا کہ حدیث کے بھی حافظ تھے اور فقیہ
بھی تھے باوجود ورع اور اجتہاد کے یہ دونون مین اچھی مہارت رکھتے تھے اور کسی کی برائی نہین کہتے تھے۔ وفات

ہر شب ختم کلام مجید

[۱] عبد الرحمن بن ابی لیلے باوجود دشمنی رکھنے کے امام اعظم کے قول سے اکثر فتوی دیا کرتے تھے ۱۲ منہ۔

وکیع کی ۱۹۷ سنہ ہجری مین ہے۔ تذکرۃ الحفاظ۔ فوائد بجبیہ فقیر کھتا ہے کہ وکیع بھی ضعیف ہین کیونکہ اُنھون نے ابوحنیفہ سے حدیث پڑھی ہے اور ابوحنیفہ کے قول سے فتویٰ دیتے تھے۔ جیساکہ ذھبی نے تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۲۸۰ مین وکیع کے حال مین نقل کیا ہے ویفتی بقول ابی حنیفۃ ۔ واضح ہوکہ وکیع نے علم ابوحنیفہ سے حاصل کیا۔ اور حدیث ابویوسف اور زُفر سے پڑھی سیطرح دونون سفیان اور اوزاعی اور اعمش سے بھی تلمذ ہے فوائد

نقشہ ضُعفائے حُفاظ حدیث

یزید بن ہارون نمبر ۳

۳- یزید بن ہارون شیخ الاسلام حافظ حدیث ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے عاصم احول اور یحییٰ بن سعید اور سلیمان تیمی اور ابو حنیفہؒ سے فن حدیث حاصل کیا اور ان سے امام احمد اور ابن المدینی اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عبد بن حمید وغیرہم نے حدیث کی روایت کی ہے۔ تذکرۃ الحفاظ

مناقب۔ ابن مدینی نے کہا کہ میں نے یزید بن ہارون سے بڑھکر قوی الحافظہ کسی کو نہیں دیکھا اور امام احمد نے فرمایا کہ یزید مضبوط حافظ حدیث تھے۔ ابن ابی شیبہ نے کہا کہ میں نے یزید کا ایسا مضبوط حافظہ کسی کا نہیں دیکھا۔ ابن حاتم نے کہا کہ یزید ثقہ امام ہیں انکو کیا پوچھنا۔ ۲۰۶ھ میں یزید کا وصال ہوا۔ انکو چوبیس ۲۴ ہزار حدیثیں مع اسناد کے یاد تھیں۔ **فقیر** کہتا ہے کہ یہ بھی ضعیف ہیں کیونکہ انہوں نے ابو حنیفہ سے بھی حدیث پڑھی ہے پس جتنے محدث انکے شاگرد تھے سب کے سب ضعیف ہونگے جیسے امام احمد اور ابن المدینی اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عبد بن حمید وغیرہم ہیں۔

نقشہ ضعفائے محدثین

ابو نعیم نمبر ۴
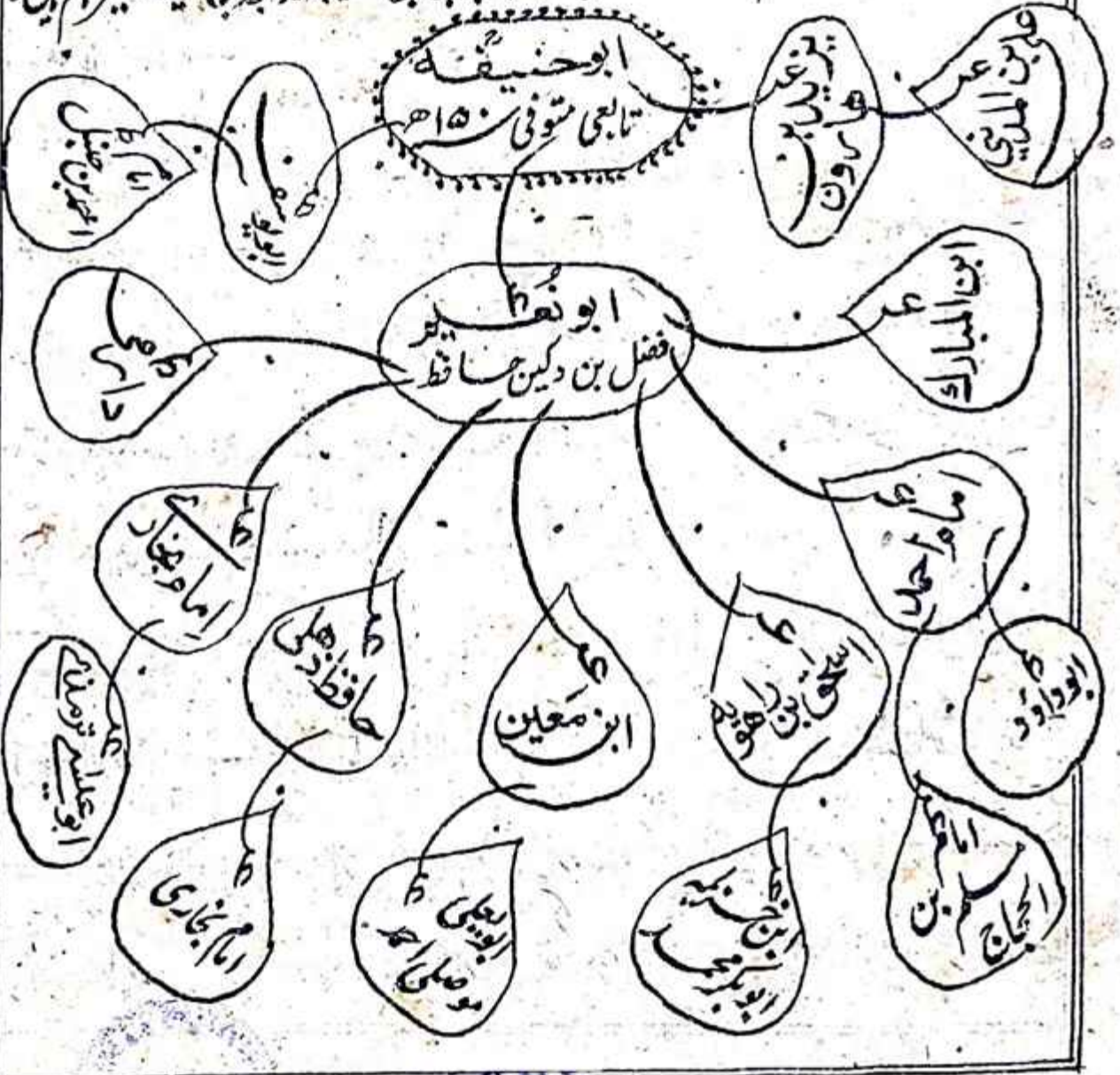
ابو نعیم فضل بن دکین حافظ حدیث کوفی متوفی ۲۱۹ھ ان سے امام احمد اور اسحق بن راہویہ اور ابن معین اور ذھلی اور امام بخاری اور دارمی اور ابن مبارک وغیرھم نے حدیث کی روایت کی ہے۔ تذکرۃ الحفاظ۔ **فقیر** کہتا ہے کہ یہ بھی ضعیف ہین کیونکہ اُنھون نے ابو حنیفہ سے حدیث پڑھی ہے تعجب ہے کہ پھر امام بخاری نے انسے کیسے روایت کی ہے۔ اوپر کا نقشہ ملاحظہ ہو۔

ابو عبدالرحمن نمبر ۵

ابو عبدالرحمن عبداللہ عمری کوفی مقری امام بخاری کے اُستاد ہین ان سے امام بخاری نے روایت کیا ہے اور انہون نے خود ابو حنیفہ اور شعبہ بن حجاج سے حدیث حاصل کی۔ ابو عبدالرحمن نے بصرہ مین چھتیس ۳۶ برس اور مکہ معظمہ مین پینتیس ۳۵ برس قرآن کا درس دیا اور لوگون کو علم قرأت اور فنِ تجوید کی تعلیم دی ہے۔ یہ امام نافع قاری کے بھی شاگرد تھے ۲۱۳ھ مین انکا وصال ہے ۱۲ تذکرہ **فقیر** کہتا ہے کہ یہ بھی ضعیف ہین کیونکہ ابو حنیفہ سے انہون نے بھی حدیث پڑھی ہے۔ باوجود اسکے امام بخاری نے انسے کیسے روایت کرنا پسند کیا۔

عبدالرزاق بن ہمام نمبر ۶

عبدالرزاق بن ہمام۔ حافظ کبیر حمیری۔ صنعانی۔ صاحب مسند متوفی ۲۱۱ھ۔ ضعیف ہین کیونکہ انپر بھی وہی جرم ابو حنیفہ کی شاگردی کا لگا ہوا ہے۔ انہون نے بکثرت ابو حنیفہ سے روایت کی ہے اور ذھبی نے تذکرۃ الحفاظ مین ابو حنیفہ کے حال مین لکھا ہے وحدث عنه وکیع ویزید بن ھارون وسعد بن الصلت وابو عاصم وعبدالرزاق وعبید بن موسی وابو نعیم وابو عبدالرحمن المقری وبشر کثیر۔ اھ

یحیی بن معین نمبر ۷

یحیی ابن معین۔ استاذ الاساتذہ۔ امام احمد بن حنبل استاذ الاساتذہ۔ علی بن الجعد استاذ الاساتذہ۔ بشر بن الولید استاذ الاساتذہ۔ یہ کل محدثین سب کے سب ضعیف ہین کیونکہ یہ لوگ حدیث مین ابو یوسف کے شاگرد ہین اور ابو یوسف ابو حنیفہ ہی کے ساختہ پرداختہ شاگرد ہین۔

ابو یوسف نمبر ۸

ابو یوسف یعقوب قاضی فقیہ العراقین شاگرد رشید ابو حنیفہ بھی ضعیف ہین۔ پس انسے

جملوگون نے تلمذ کیا سب کو ہم ضعیف کہتے ہین۔ انکے شاگرد بہت تھے ازانجملہ امام محمد بن الحسن[۱]
شیبانی فقیہ۔ امام احمد بن حنبل[۲]۔ بشر بن الولید[۳]۔ یحیی بن معین[۴]۔ علی بن الجعد[۵] وغیرہم ہین
مناقب یحیی بن معین نے فرمایا کہ ابو یوسف صاحب حدیث صاحب سنت ہین
امام احمد نے فرمایا کہ ابو یوسف حدیث مین منصف تھے۔ یحیی بن معین نے فرمایا کہ اصحاب الرای
مین ابو یوسف سے زیادہ حدیث بیان کرنیوالا دوسرا کوئی نہین ہے ابو یوسف کا انتقال ۱۸۲ھ
مین ہوا ۱۲ تذکرۃ الحفاظ۔ علامہ ذہبی نے ابو یوسف کو حفاظ حدیث مین شمار کیا اسواسطے
مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ذہبی کو بہی ہم ضعیف کہین۔ حجۃ الاسلام مین ہے کہ ابو یوسف کو
بیس ہزار منسوخ حدیثین یاد تھین۔ ناسخ کا کیا ذکر ہے مگر ابو حنیفہ کی شاگردی نے انکو بھی ضعیف کرچھوڑا

مکی بن ابراہیم امام حافظ حدیث شیخ خراسان۔ ولادت انکی سنہ ۱۲۶ھ مین ہے
سترہ برس کی عمر مین حدیث حاصل کرنا شروع کیا جب فن حدیث مین کمال کو پہنچے تو انسے
بہت لوگون نے فیض پایا ازانجملہ امام بخاری بھی ہین سنہ ۲۱۵ھ مین انکا وصال ہوا۔ فقیر کہتا ہے
کہ یہ بھی ضعیف ہین کیونکہ انھون نے علاوہ امام جعفر اور بہز بن حکیم اور ابن جریج وغیرہم کے ابو حنیفہ
سے بھی حدیث پڑھی ہے۔ تعجب ہے کہ انسے امام بخاری اور امام احمد بن حنبل اور یحیی بن معین وغیرہم
نے کیونکر حدیث حاصل کی۔ ابن سعد نے مکی بن ابراہیم کی شان مین کہا ثقۃ ثبت اور دارقطنی
محدث نے مکی کی شان مین کہا ثقۃ مامون۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ مکی بن ابراہیم کے
شیخ واستاذ ابو حنیفہ کو دارقطنی نے ضعیف کہدیا۔ ہم بھی دارقطنی کو بوجوہات ضعیف کہتے ہین۔

علی بن المدینی کو ہم اسواسطے ضعیف بتلاتے ہین کہ انہون نے حفص بن غیاث نخعی
کوفی سے حدیث پڑھی ہے اور حفص بن غیاث بن طلق بن عمر نخعی کوفی نے علم فقہ ابو حنیفہ سے اور علم
حدیث ابو یوسف اور سفیان ثوری سے پڑھا ہے پس ابو حنیفہ اور ابو یوسف سے پڑھنے کے

مناقب ابو یوسف

مکی بن ابراہیم نمبر ۱۰

علی بن المدینی نمبر ۱۱

سبب سے حفص بن غیاث ضعیف ہوگئے تو بطریق اولی حفص بن غیاث کے کل شاگرد بھی ضعیف ہونگے۔ حفص بن غیاث سے امام احمد اور یحیی بن معین اور علی بن المدینی اور اسحق اور عمر بن حفص اور عامۂ اہل کوفہ اور اہل عراق نے حدیث کی روایت کی ہے۔ فوائد بہیہ ولادت حافظ العصر ابوالحسن علی بن عبد اللہ المدینی کی سنہ ۱۶۱ھ میں ہے۔ علی بن المدینی سے شیخ الاسلام حافظ ابو عبد اللہ محمد ذہلی اور امام بخاری اور ابو داؤد اور اسمعیل قاضی اور ابو یعلی اور بغوی نے حدیث پڑھی ہے۔ سفیان بن عیینہ نے شرعی قسم کھا کر فرمایا کہ بخدا ابن المدینی جس قدر مجھ سے سیکھتے ہین اُس سے زیادہ مین اُن سے سیکھتا ہون۔ اسی طرح یحیی القطان کا بھی قول ہے لیکن انکے قول مین قسم نہین ہے۔ امام بخاری کا قول ہے کہ کسیکے سامنے مین اپنے نفس کو حقیر و ذلیل نہین سمجھا سواے علی بن المدینی کے۔ ابو داؤد کا قول ہے کہ ابن المدینی امام احمد سے زیادہ اختلاف حدیث کے عالم تھے تذکرۃ الحفاظ ۱۲

حفص بن غیاث نمبر ۱۲

حفص بن غیاث کا انتقال سنہ ۱۹۴ھ مین ہے۔ فوائد بہیہ ۱۲

ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکھا ہے کہ حفص بن غیاث نخعی کوفی قاضی بغداد و کوفہ سے امام احمد اور اسحق اور علی بن المدینی۔ اور ابن معین اور ابی شیبہ کے دونون بیٹے یعنے ابو بکر اور عثمان نے حدیث کی روایت کی ہے۔ ولادت حفص بن غیاث کی سنہ ۱۱۷ھ مین ہے۔ حفص ابن غیاث استاذ الاساتذہ بلا کتاب کے زبانی تین ہزار۔ چار ہزار حدیثین لوگون کو لکھا دیا کرتے تھے

نقشہ ضعفا

نقشہ

حفص بن غیاث ضعیف
ولادت سنہ ۱۱۷ھ
وفات سنہ ۱۹۴ھ

امام احمد ضعیف
ابن معین ضعیف
اسحق بن راہویہ ضعیف
علی بن المدینی ضعیف اوستاذ الاساتذہ
ابو بکر بن ابی شیبہ ضعیف
عثمان بن ابی شیبہ ضعیف
امام بخاری ضعیف
امام یحیی القطان ضعیف

بقیہ نقشہ صفحہ ۸

حفص بن غیاث شاگرد ابوحنیفہ نعمان
علی بن المدینی محدث شاگرد
استاد الاساتذہ متوفے
اسحق بن راہویہ
ابن خزیمہ
ترمذی
امام بخاری
ابن خزیمہ
ابوداؤد
ابویعلی
ابوحاتم ابن حبان
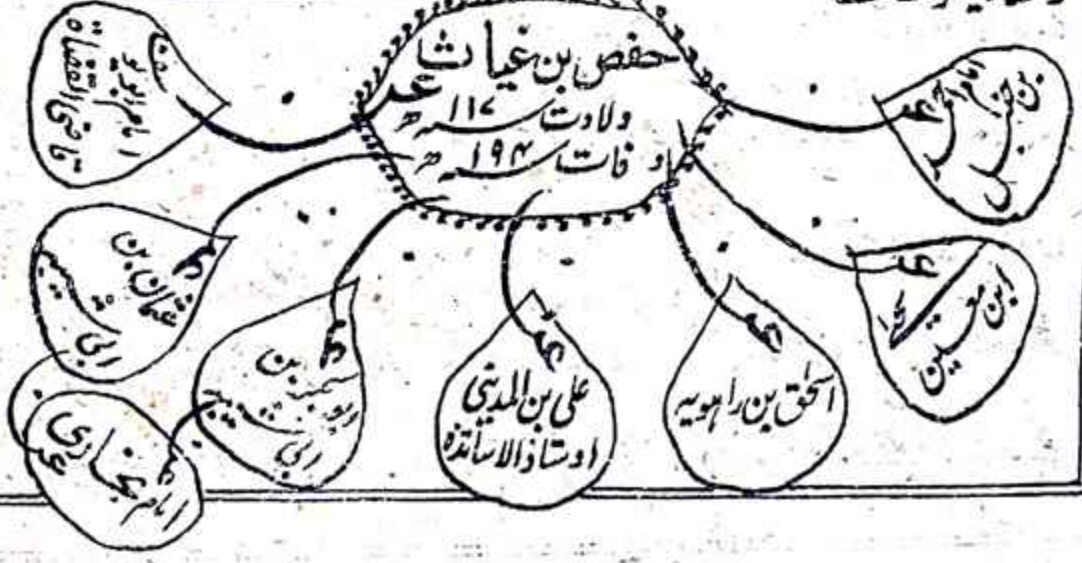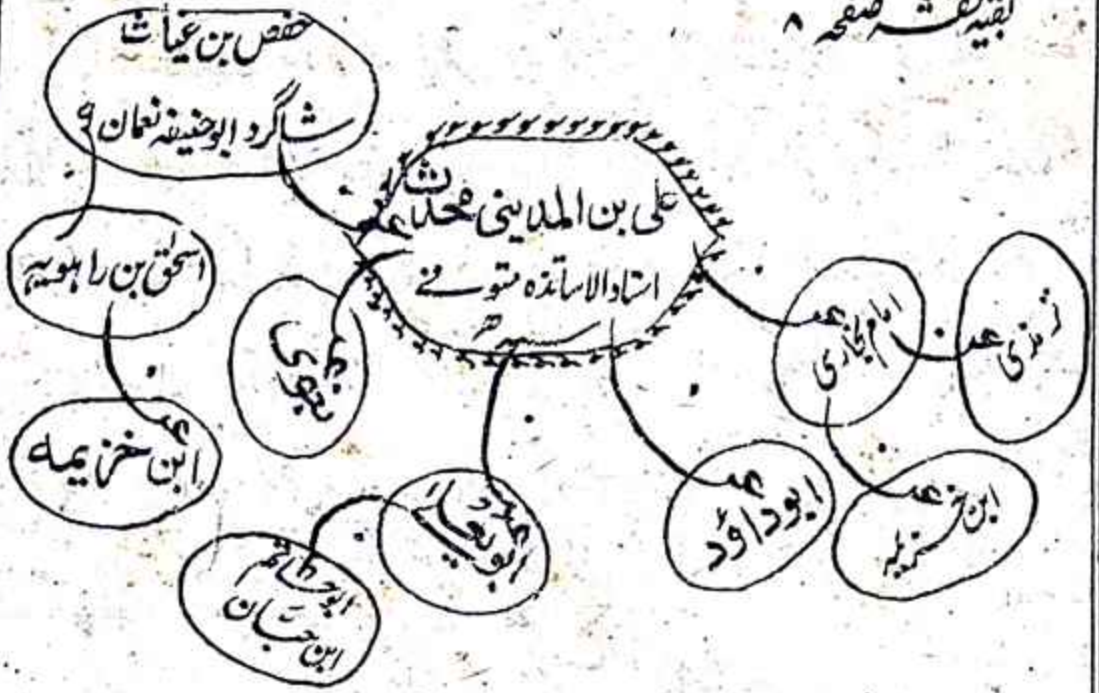
اسد بن عمرو ۱۸۸ھ

اَسَد بن عَمرو قاضی کوفی متوفی ۱۸۸ھ شاگرد ابوحنیفہ کے ہین۔ یحیی بن معین نے فرمایا یہ ثقہ تھے۔ انکے ثقہ ہونیکی اسی قدر دلیل کافی ہے کہ امام احمد بن حنبل شاگرد رشید ابویوسف قاضی نے انسے روایت کی ہے ابونعیم حافظ نے کہا سب سے پہلے امام ابوحنیفہ کی تصنیف انھین نے لکھی ہے۔ ہارون رشید عباسی کی بیٹی سے انکی شادی ہوئی تھی۔ انکے بارہ مین محدثون کا اختلاف ہے لیکن امام احمد نے فرمایا کہ یہ صدوق صالح الحدیث تھے۔ ابن عدی نے کہا ارجوان لا بأس بہ کذا فی الفوائد البہیہ کفوی نے کہا کہ اسد بن عمرو کے ثقہ ہونیکو یہی کافی ہے کہ امام احمد نے اُنسے روایت کی ہے۔ کتاب منہاج السنہ مصنفہ ابن تیمیہ اور شفاء الاسقام مصنفہ تقی الدین سبکی اور فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث مصنفہ امام شمس الدین سخاوی مین ہے کہ امام احمد ثقہ ہی سے روایت کرتے ہین۔ طبقات ملا علی قاری مین ہے کہ امام احمد کا اِنسے روایت کرنا کافی ہے۔ اسد بن عمرو سے امام احمد اور محمد بن بکار اور احمد بن منیع نے روایت کی ہے فقیر کہتا ہے کہ محمد بن بکار اور امام احمد اور احمد بن منیع بھی ضعیف ہونگے کیونکہ اِن لوگون مین ضعف کے دو سبب موجود ہین۔ ایک یہ کہ ابوحنیفہ کے شاگرد رشید سے

روایت کرنا۔ دوسرے یہ کہ اسد ابن عمرو سے روایت کرنا جنکی شان مین یزید بن ھارون نے کہا لا یحل الاخذ عنہ یعنی اسد بن عمرو سے روایت کرنا یا کچھ علم حاصل کرنا حلال نہین ہے امام بخاری نے اسد کی شان مین کہا کہ وہ ضعیف ہین۔ یحیی نے کہا کذ وب لیس بشئی پس ایسے شان کے آدمی سے امام احمد اور محمد بن بکار اور احمد بن منیع کا روایت کرنا کیسے صحیح ہوگا۔ اور اسد کے کل تلامذہ کیون نہ ضعیف کہے جاوین گے۔ نقشہ دیکھو۔

نقشۂ ضعفاء
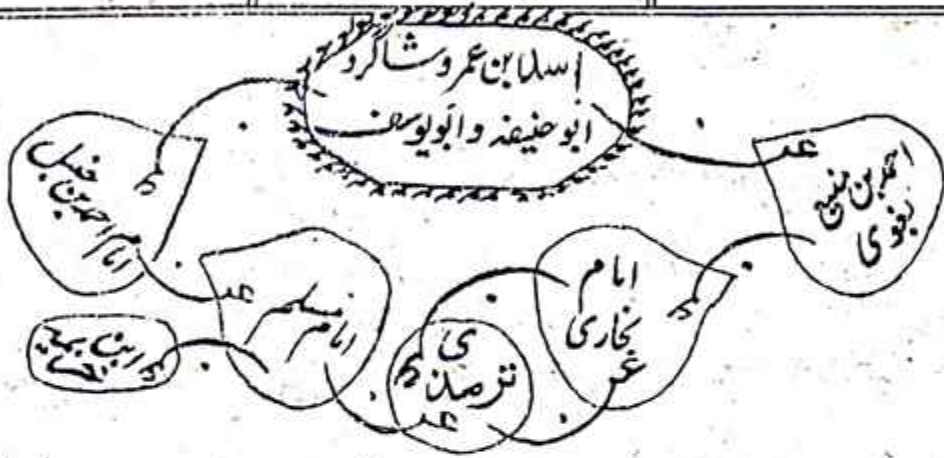
نقشۂ ضعفاء

بشر بن الولید کندی قاضی۔ ابو یوسف کے شاگرد رشید تھے۔ یہ معتصم باللہ کے زمانہ مین بغداد کے قاضی تھے انکا انتقال ۲۳۸ھ مین ہوا۔ دارقطنی نے بشر بن الولید کی شان مین کہا کہ وہ ثقہ تھے۔ صالح بن محمد نے کہا کہ وہ صدوق تھے۔ اور ابوداؤد نے کہا کہ وہ ثقہ تھے **مناقب** بشر بن الولید ابو یوسف کے خاص شاگردونمین ممتاز تھے انہون نے امام ابو یوسف کی تصانیف اور امالی کی ترویج دی۔ اور ابو یوسف انکو سب شاگردون پر مقدم رکھتے تھے انہون نے امام مالک بن انس اور حماد بن زید وغیرہما سے حدیث پڑھی۔ احمد بن عطیہ نے کہا کہ بشر بن الولید مفلوج ہونیکے بعد ہر روز ایکسو رکعت نفل نماز پڑھا کرتے تھے۔ میزان الاعتدال سے معلوم ہوتا ہے کہ رات دون مین وہ دوسو رکعت پڑھتے تھے۔ اور وہ مدین المنصور کے قاضی تھے۔ غالبا مدین المنصور بغداد کو کہتے ہین۔ بشر بن الولید کندی فقیہ سے حافظ ابو نعیم موصلی اور ابو یعلے اور بغوی

بشر بن الولید
نمبر ۱۰

اور حامد بن شعیب نے حدیث کی روایت کی ہے۔ فقیر کہتا ہے کہ بشر تو بوجہ ابو یوسف کی شاگردی کے ضعیف تھے ہی۔ حافظ ابو نعیم موصلی اور ابو یعلےٰ محدث اور امام بغوی محدث اور حامد بن شعیب بھی بشر کی شاگردی سے ضعیف ہو گئے۔ اور یہی مناسب ہے۔

نقشہ ضعفائے حفاظ حدیث

نقشہ ضعفائے حفاظ حدیث

ابو حنیفہ متوفی سنہ ۱۵۰ھ
عن عبد اللہ ابن مبارک
عن ابن ابی لیلیٰ
عن سفیان ثوری
اوزاعی
عن ابو یوسف
بشر ابن الولید متوفی سنہ ۲۳۸ھ
عن عبدان حافظ
ذھلے حافظ
امام بخاری
بغوی ابوالقاسم
ابو یعلے احمد
حافظ ابو نعیم
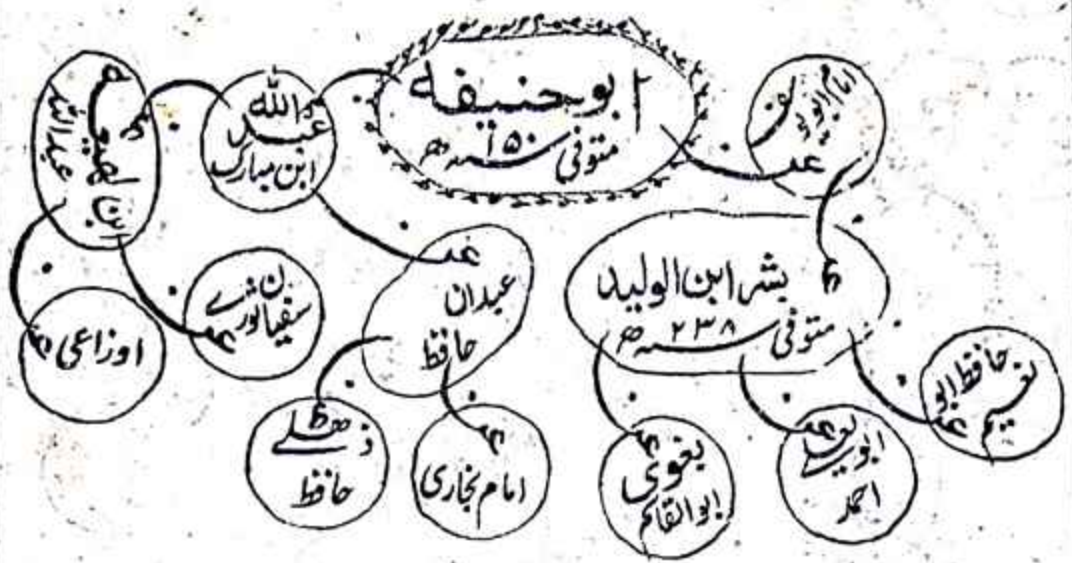
بشر بن ابی الازہر

بشر بن ابی الازہر یزید قاضی نیشاپوری شاگرد ابو یوسف متوفی سنہ ۲۱۳ھ بھی ضعیف ہیں کیونکہ وہ ابو حنیفہ کے شاگرد رشید قاضی ابو یوسف کے شاگرد ہیں۔ بشر بن ابی الازہر نے ابن مبارک اور چھوٹے سفیان اور شریک سے حدیث سُنی ہے۔ اور بشر سے علی بن المدینی اور محمد بن یحیی ذھلی نے حدیث کی روایت کی ہے۔

حافظ ذھلی

فقیر کہتا ہے کہ بشر اور علی ابن المدینی اور محمد بن یحیےٰ ذھلی حافظ سب کے سب ضعیف ہیں کیونکہ ان لوگوں میں ابو یوسف کا ضعف جو ابو حنیفہ سے ملا تھا سرایت کر گیا ہے۔ پس انکے تلامذہ کو بھی ہم ہمیشہ ضعیف کہتے جائیں گے۔ اسمین حرج ہی کیا ہے۔ صرف انصاف شرط ہے۔ اور ابو یوسف میں دو ضعف ہے ایک خود اپنا ضعف دوسرا ابو حنیفہ کا

نقشۂ ضعفاء ملاحظہ ہو

نقشۂ ضعفاء

یحییٰ بن اکثم

ذکر فراستہ
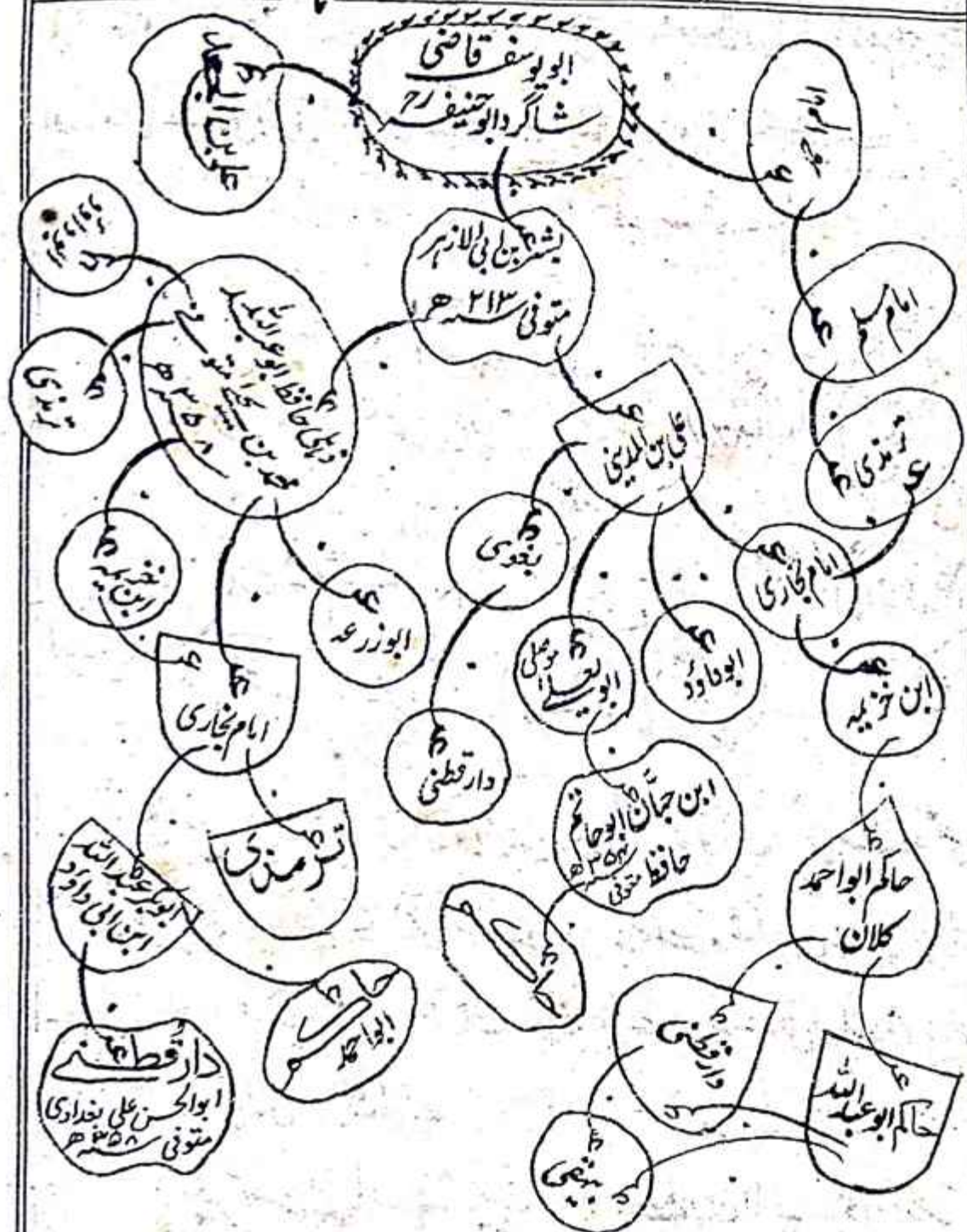
یحییٰ ابن اکثم قاضی متوفی سنہ ۲۴۳ھ امام محمد کے شاگرد ہین فن حدیث کو امام محمد سے پڑھا۔ امام بخاری اور ترمذی نے اِنسے روایت کی ہے۔ یہ بیس برس کی عمر مین بعد قاضی اسمعیل بن حماد ابن ابو حنیفہ کے بصرہ کے قاضی ہوئے۔ **فراستہ** جبکہ یحییٰ بن اکثم بصرہ کے قاضی مقرر ہوئے تو لوگون نے اُنسے پوچھا کہ قاضی صاحب کا سن کیا ہے

یہ سوال کے مغز کو پہونچگئے فرمایا کہ عتاب بن اسید کے سن سے (جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کا قاضی بنایا تھا) میرا سن زیادہ ہے۔ اور معاذ بن جبل کے سن سے (جنکو رسول اکرم نے یمن کا قاضی بناکر بہیجا تھا) میرا سن زیادہ ہے یعنے مین اِن دونون سے عمر مین بڑا ہون۔ **فقیر کہتا ہے** کہ امام محمد کی شاگردی کیوجہ سے ابو حنیفہ کا ضعف انمین بھی پہونچ گیا پس انکے تلامذہ بھی ضعیف کہے جاوینگے۔ جنمین سے امام بخاری اور ترمذی بھی ہین۔ **امام** بخاری اور مسلم وغیرہ نے ضعفائی راوی سے بہت روایتین لی ہین۔

یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدۃ کوفی حافظ حدیث صاحب مسند متوفی ۱۸۲ھ ابو حنیفہ کے ارشد تلامذہ سے تھے۔ ابو حنیفہ کی کتابون کی تدوین کیواسطے چالیس عالم مقرر ہوئے تھے جو کہ ابو حنیفہ کے تلامذہ تھے انمین سے ایک یہ بھی ہین۔ **فوائد بہیہ** مین ہے کہ یحییٰ بن زکریا سے امام احمد اور ابن معین اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ ہارون رشید نے انکو مدینہ منورہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ پہر بغداد گئے وہان حدیث کا درس دینا شروع کیا۔ یہ فقہ و حدیث کے جامع تھے انکا شمار حفاظ حدیث مین کیا جاتا ہے۔ خطیب نے تاریخ بغداد مین قول یحییٰ بن معین کا لکھا ہے کہ یحییٰ مذکور بیس برس تک ہر روز ایک ختم قرآن کا کرتے تھے۔ انکی شان مین نسائی محدث نے کہا ثقۃ ثبتٌ۔ ابو نعیم کی جرح انپر مردود ہے ہکذا فی الفوائد۔

فقیر کہتا ہے کہ ابو حنیفہ کے شاگرد ہونیکی وجہ سے یہ بھی ضعیف ہو گئے پس انکے شاگرد امام احمد بن حنبل۔ اور یحییٰ بن معین۔ اور ابو بکر بن ابی شیبہ کیسے ضعیف نکہے جاوینگے۔ ہم تو ضرور ان لوگون کو اپنے اصول کے موافق ضعیف کہین گے۔ چاہے کوئی بُرا مانے یا بہلا۔ واللہ علیم بذات الصدور

یحییٰ بن زکریا

روزانہ ایک ختم

ابن مبارک نمبر ۵

عبد اللہ بن المبارک ابو حنیفہ کے صحبت یافتہ شاگرد ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور امام مالک کے ہین۔ ولادت ابن المبارک مروزی کی ۱۱۸ھ مین ہے۔ وفات ابن مبارک کی ۱۸۱ھ مین ہے۔ بالاتفاق تمام اکابر محدثین واجلۂ نقادین کے نزدیک ابن المبارک کے یہ اوصاف مسلم ہین ثقہ حجۃ امام صاحب حدیث حافظ حدیث فقیہ عالم عابد زاہد سخی شجاع شاعر کبیر صحیح الحدیث مامون کثیر الحدیث امام عصرہ فی الآفاق صالح وغیرہ وغیرہ **فائدہ** جن کتابون سے ابن المبارک حدیث بیان کرتے تھے بیس ہزار یا اکیس ہزار تھین فوائد بھیہ۔ ابن مبارک باوجود حافظ حدیث ہونیکے شدۃ ورع واحتیاط کے سبب سے کتاب دیکھکر حدیث بیان فرماتے۔ ابن المبارک کے تلامذہ مین سے عبد الرحمن بن مہدی یحیی بن معین۔ ابو بکر بن ابی شیبہ۔ عثمان بن ابی شیبہ۔ احمد بن منیع۔ امام احمد بن حنبل۔ وغیرہ ہم ہین۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی مین ہے وکانت کتبہ التی حدث بہا نحوا من عشرین الف حدیث آہ **فقیر کہتا ہے** کہ ابو حنیفہ سے تلمذ کرنیکی وجہ سے اور اُنکی مصاحبت کے سبب سے ممکن ہے کہ اُنکو بھی ضعیف کہدین۔ اصل بات یہ ہے کہ جبکہ اُنکے اُستاد اور پیرو مرشد ابو حنیفہ ضعیف ہوئے تو پھر انکے ضعف مین کس کو کلام ہوگا۔

پس انکے سلسلہ کے کل محدثین قیامت تک ضعیف رہین گے۔ اس مین حرج ہی کیا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہ

واسطے اظہار ضعف حال کے نقشہ ابن المبارک کے شاگردون کا تیار کرکے پیش کیا جاتا ہے۔

ابو حنیفہ کے ضعف کا لطف حاصل کرنیکے واسطے نقشہ دیکھو۔

نقشہ شاگردان ابن المبارک
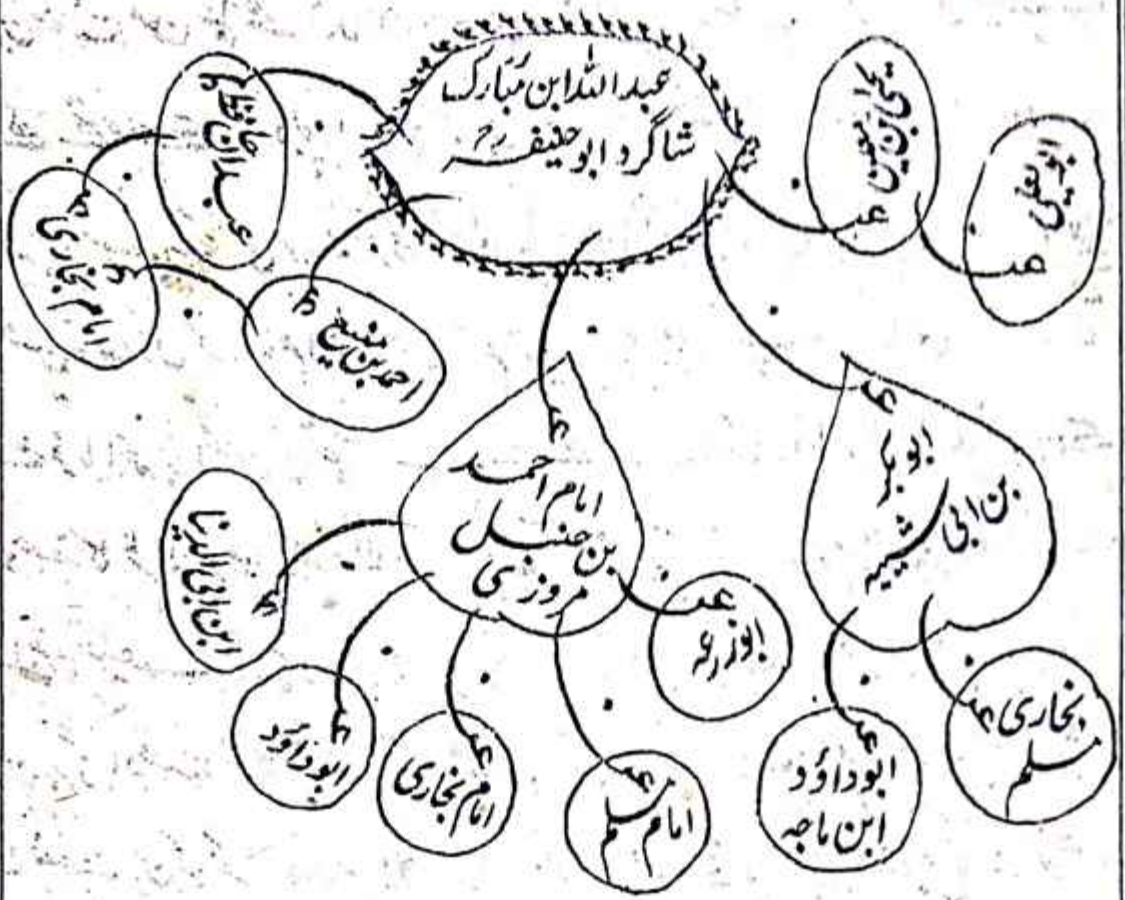
امام محمد بن الحسن شیبانی ابو عبداللہ کوفی (شاگرد ابو حنیفہ و قاضی ابو یوسف) کی ولادت ۱۳۵ھ مین ہوئی۔ اور وفات ۱۸۹ھ مین ہے۔ امام محمد نے فن حدیث مسعر بن کدام اور سفیان ثوری اور عمرو بن دینار اور مالک بن مغول اور امام مالک بن انس اور امام اوزاعی اور ربیعہ بن صالح اور بکیر اور قاضی ابو یوسف سے حاصل کیا اور بغداد مین حدیث کا درس دیتے تھے۔ اور امام محمد سے امام شافعی محمد بن ادریس اور ابو سلیمان موسی بن سلیمان جوزجانی اور ہشام بن عبید اللہ رازی اور ابو عبیدہ قاسم بن سلام اور علی بن مسلم طوسی اور ابو حفص کبیر اور خلف بن ایوب وغیرہم نے حدیث پڑھی ہے

مناقب امام محمد صاحب امام مالک کے پاس تین برس تک رہے سات سو حدیث سے زیادہ سنا اور یاد کیا۔ امام محمد نے امام شافعی کی مان سے نکاح کیا تھا سو جس سے اپنی

کل کتابین اور اپنا کل مال امام شافعی کے سپرد کر دیا تھا یہی وجہ ہے جو امام شافعی کہتے
ہین حَمَلْتُ مِن علم محمد بن الحسن وَقْرَ بَعِيرٍ+ اور شافعی شکر گزاری کی نیت سے
کہتے تھے سب سے زیادہ مجھپر احسان محمد بن الحسن کا علم فقہ مین ہے۔ اور فرمایا کہ سوا ے
محمد بن الحسن کے کسی موٹے آدمی کو مین نے ذہین نہین دیکھا۔ علی بن المدینی نے امام محمد بن
الحسن کو صدوق کہا۔ امام احمد سے ابراہیم حربی نے پوچھا کہ آپ کو یہ مسائل دقیقہ کہان سے
ملے فرمایا محمد بن الحسن کی تصنیفات سے ملے۔ کفوی نے کہا کہ امام محمد کی تصانیف سے
ابوحنیفہ کا علم ظاہر ہوا۔ تبصرۃ الدرایہ عجیبہ امام محمد نے دینی علوم مین نو سو ننانوے ۹۹۹
کتابین تصنیف کی ہین۔ علی بن المدینی کے مقابلہ مین نسائی کا قول امام محمد کے بارہ
مین ہرگز باوقعت نہوگا۔ فقیر کہتا ہے کہ امام محمد مع اپنے ربیب امام شافعی اور قاسم بن سلام
کے ضعیف ہین کیونکہ انھون نے ابوحنیفہ اور ابو یوسف سے علم حاصل کیا۔ امام محمد سے ابوحفص
کبیر احمد اور ابو سلیمان جوزجانی اور موسیٰ بن نصیر رازی اور محمد بن سماعہ اور معلی بن منصور اور ابراہیم
بن رستم اور ہشام بن عبید اللہ اور عیسیٰ بن ابان اور محمد بن مقاتل اور شداد بن حکیم وغیرہم نے
حدیث کی روایت کی ہے۔ بہت سے مورخین نے امام محمد کی تعریفین کی ہین از انجملہ ابن خلکان اور
یافعی اور سمعانی اور ذہبی وغیرہم ہین۔ اور مولانا حافظ ابوالحسنات محمد عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے
فوائد بہیہ اور مقدمۃ الہدایہ اور مقدمہ سعایہ شرح شرح الوقایہ اور نافع کبیر اور تعلیق مجدین اور
علامہ مولانا عبد العلی مدراسی آسی نے تبصرۃ الدرایہ مقدمہ ہدایہ مین اور مولف فقیر عفی عنہ نے
وفیات المشاہیر اور مفید المفتی اور نوادر العلوم مین حال امام محمد کا لکھا ہے۔ واسطے اظہار
جلالت شان وانکشاف حال نفس الامری نقشہ شاگردان امام محمد بن الحسن فقیہ محدث
شیبانی تیار کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ ذرا غور سے دیکھو اور یاد رکھو۔

+ ترجمہ امام محمد کے علم سے ایک اونٹ کا بوجھ مین نے اٹھایا ہے ۱۲

امام محمد کی تصانیف ۹۹۹

نقشہ ضعفائے حفاظ

نقشہ ضعفائے حفاظ

امام محمد بن الحسن
شاگرد ابو حنیفہ رح
محافظ حدیث

ابو حفص عہ

معلی بن منصور عہ

ہشام بن عبید اللہ
رازی

قاسم بن سلام عہ
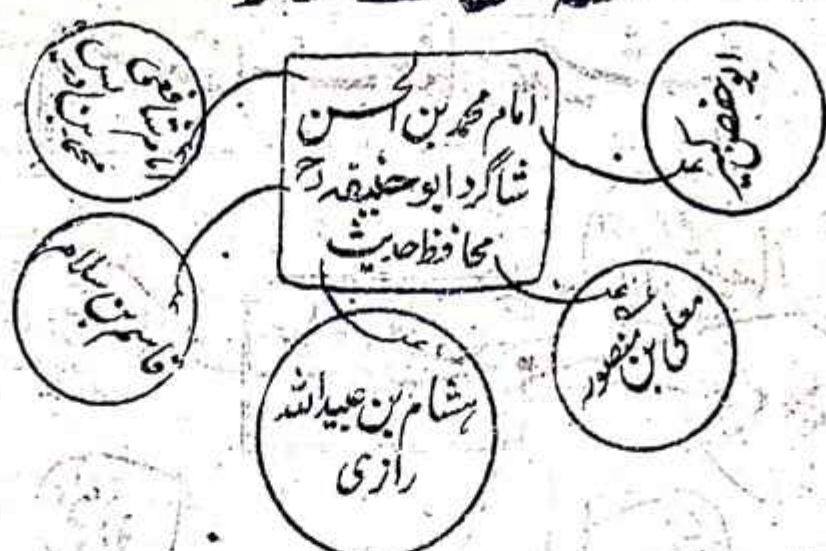
عہ ان سے ابن المدینی اور بخاری نے روایت کی ہے ۱۲ منہ

علی بن الجعد

۱۴۱

علی بن الجعد امام ابو یوسف کے شاگردون مین سے ہین - انکی پیدایش ۱۳۴ھ مین ہے - امام ابو حنیفہ کو دیکھا ہے اور اُن کے جنازے مین شریک ہوئے ہین - امام بخاری اور ابو داؤد نے ان سے حدیث پڑھی ہے - وفات علی بن الجعد کی ۲۳۰ھ مین ہے - **فوائد** اُنھون نے شعبہ اور سفیان ثوری اور امام مالک اور ابن ابی ذئب اور ابو اسحٰق فزاری وغیرہم سے حدیث پڑھی ہے - اور علی بن الجعد سے امام بخاری اور ابو داؤد اور یحییٰ بن معین اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور زیاد بن ایوب اور خلف بن سالم اور ابو زرعہ اور موسیٰ بن ہارون اور صالح بن محمد اسدی اور ابن ابی الدنیا اور ابو یعلےٰ اور ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بغوی بغدادی وغیرہم نے روایت کی ہے - ابن معین نے فرمایا کہ علی بن الجعد ثقہ صدوق ہین - ابو زرعہ نے ان کی شان مین کہا کَانَ صَدُوْقًا فِی الْحَدِیْثِ صالح بن محمد نے کہا کہ علی بن الجعد ثقہ ہین - نسائی نے کہا کہ وہ صدوق تھے - ابن قانع نے کہا کہ وہ ثقہ ثبت تھے امام بخاری ان سے بہت روایت کرتے ہین - **فقیر کہتا ہے** کہ یہ بھی اور ان کے کل تلامذہ بھی ضعیف ہین اسلیے کہ یہ صحبت یافتہ ابو یوسف کے ہین جو کہ ابو حنیفہ کے ساختہ پرداختہ تھے - ذہبی نے کہا پیدایش علی بن الجعد کی ۱۳۴ھ مین اور وفات ۲۳۰ھ مین ہے - یہ ساٹھ برس تک برابر صوم داودی

رکھا کیے - یعنی ایک روز ناغہ کر کے روزہ رکھتے تھے -

نقشہ ضعفائے حفاظ حدیث

نقشہ ضعفاء

علی بن معبد بن شداد شاگرد رشید امام محمد متوفی سنہ ۲۱۸ھ ہین انھون نے امام محمد بن الحسن سے جامع کبیر اور جامع صغیر کو روایت کیا ہے - مذہب حنفی رکھتے اور مصر مین حدیث کا درس دیتے تھے - انھون نے امام مالک اور لیث اور سفیان بن عیینہ اور ابن المبارک اور عباد بن عباد اور امام شافعی اور امام محمد بن الحسن فقیہ اور وکیع وغیرہم سے حدیث پڑھی اور ان سے اسحٰق بن منصور اور یحیی بن معین اور یونس بن عبد الاعلی اور محمد بن اسحٰق اور ابو حاتم اور ابو عبیدہ قاسم بن سلام وغیرہم نے حدیث پڑھی ہے - ابو حاتم نے انکو ثقات مین ذکر کیا اور کہا کہ یہ مستقیم الحدیث ہین - اور حاکم نے کہا کہ ھو شیخ من اجلۃ المحدثین **فقیر کہتا ہے** کہ یہ بھی ضعیف ہین - کیونکہ انھون نے دو تصوف کیا ایک یہ کہ امام محمد سے

فائدہ علی بن معبد

جامع کبیر اور جامع صغیر کو کیون پڑھا اور روایت کیا۔ دوسرے یہ کہ حدیث امام محمد سے کیون پڑھا۔ سب سے پڑھتے اُن سے نہ پڑھتے اس جرم مین ان کو ضعیف کہنا ضروری ہے۔ کیونکہ ان ہی کے سبب سے ان کے شاگرد یحیی بن معین اور محمد بن اسحق اور ابو حاتم حافظ حدیث اور قاسم بن سلام ضعیف ہوئے جاتے ہین۔ امام محمد مین دو اُستادون کا ضعف گھسا ہوا ہے ایک ابوحنیفہ کا دوسرے ابو یوسف قاضی کا۔ دو ضعف کا بار کم نہین ہوتا۔ میرے خیال مین ابو یوسف سے زیادہ امام محمد ضعیف اور نا قابل احتجاج ہین۔ وھو علیم بذات الصدور۔

نقشہ ضعفائے محدثین

امام محمد فقیہ

علی بن معبد

یحیی بن معین

محمد بن اسحق صاحب مغازی

امام طحاوی ابو جعفر حنفی

طبرانی ابو القاسم

ابو بکر بن مردویہ

ابن عدی وفات سنہ ۳۶۵ھ

ابو یعلی متوفی سنہ ۳۰۷ھ

ابن حبان ابو حاتم

ابو نعیم حافظ

ابن مردویہ
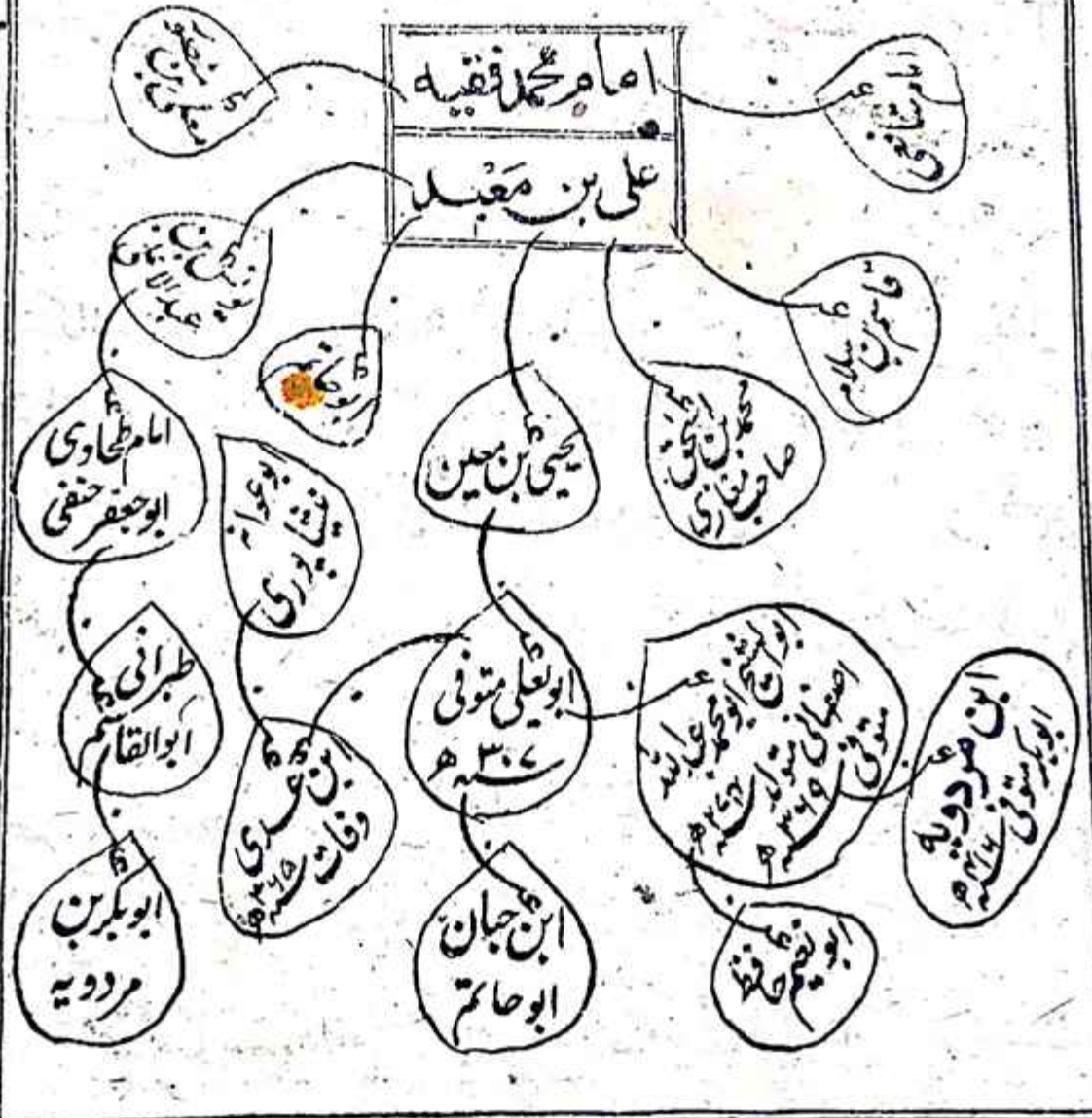
امام احمد بن حنبل مروزی سنہ ۱۶۴ھ مین دار الخلافہ بغداد دار السّلام مین پیدا ہوئے علم حدیث حاصل کرنے کے لیے بہت سے شہرون مین پھرے۔ مکہ معظمہ مدینہ منورہ شام یمن کوفہ بصرہ جزیرہ وغیرہا کے علماء سے ملے۔ امام احمد علم حاصل کرنے کے خیال سے سولہ سال کی عمر مین اپنے گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور سفر اختیار کیا اور شہر بشہر گشت کرتے ہوئے علماء سے حدیث لکھتے تھے۔ مگر سب کے پہلے امام ابو یوسف قاضی سے علم حدیث پڑھا۔ امام ابو یوسف قاضی امام احمد بن حنبل کے حدیث مین پہلے اُستاد ہین امام احمد کا انتقال سنہ ۲۴۱ھ مین ہوا ۱۲ حُماۃ الاسلام

تذکرۃ الحفاظ ذہبی مین ہے کہ امام احمد بن حنبل نے ہشیم اور ابراہیم بن سعد اور سفیان بن عیینہ اور عباد بن عباد اور یحیی بن ابی زائدہ اور اس طبقہ کے لوگون سے روایت کی ہے۔ اور امام احمد سے بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ابو زرعہ ورمثین اور عبد اللہ بن الامام احمد اور ابو القاسم بغوی وغیرہم نے علم حدیث حاصل کیا۔ ابو زرعہ حافظ کا قول ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ دس لاکھ حدیث کے حافظ تھے۔ امام احمد بن حنبل ابو عبد اللہ ذہلی شیبانی مروزی بغدادی سید المسلمین حافظ حجہ ثقہ ثبت تھے۔ آج تک کسی نے ان پر کوئی جرح نہین کی طبقہ محدثین مین ان کی بڑی شان ہے اور یہ بڑے با دفعت و باعظمت شخص تھے۔ باوجود محدث حافظ ہونے کے یہ ولی کامل درویش واصل عالم عامل صوفی صافی تھے۔

حضرت امام احمد نے سنہ ۲۰۰ھ مین ایک مسند تصنیف فرمائی جس مین اکیس ہزار حدیثین جمع کین اور اس مین ناسخ و منسوخ کا بھی ذکر کر دیا۔ یہ مسند فقیر کے پاس موجود ہے۔

فقیر کہتا ہے کہ امام احمد بھی اس وجہ سے ضعیف ٹھیرتے ہین کہ انھون نے

ابو یوسف قاضی اور حفص بن غیاث اور عبداللہ بن مبارک سے علم حاصل کیا کیونکہ یہ اکابر حفاظ محدثین ابوحنیفہ کے اجلّ تلامذہ اور شاگرد رشید تھے جیساکہ نقشون سے ظاہر ہوچکا ہے - اور آیندہ بھی معلوم ہوگا -

نہایت تعجب ہے کہ امام احمد رح شاگرد شاگرد ابوحنیفہ سے کیسے بغوی اور بخاری اور مسلم اور ابن ابی الدنیا اور احمد بن ابی الحواری وغیرہم نے حدیث پڑھنا اور شاگرد ہونا پسند کیا - اور کیسے ابوحنیفہ رح ضعیف شخص کو اپنا دادا استاد بنانا گوارا کیا -

اب **انصاف** تو یہ ہے کہ امام احمد کا ضعف بھی سب شاگردون مین پہونچ جاوے اور سب کو آنکھ بند کرکے ضعیف کہدیا جائے -

امام محمد رح سے بھی بڑھکر امام احمد مین ضعف ہوگیا - وہان تو دو ہی ضعف تھا اور یہان تین چار ضعف نکل آیا - تتبع کرنے سے اور بھی وجوہات ضعف کے نکل سکتے ہین -

ہان یہ کہا جاسکتا ہے کہ اُس وقت ابوحنیفہ رح مین ضعف نہ تھا نسائی اور دارقطنی وغیرہ کے پیدا ہونے کے سبب سے ضعف آگیا - اور خطیب بغدادی نے اس مین اور بھی پالش کردی -

ابوحنیفہ مین ضعف نہ تھا

اس کو ہم بھی مانتے ہین پس وہی ضعف تمام اکابر محدثین اور کل حفاظ و نقادین مین جو ابوحنیفہ رح سے وابستہ ہین لگ گیا - دیکھو نقشہ اور سمجھو - ۹

کہان تک جاکے پہونچا دیکھیے یہ ضعف الزامی

سمجھ مین اب تو آجائیگی اسے تضعیف کی خامی

نقشہ ضعفائے حفّاظ حدیث

یادداشت

سبحان اللہ سلسلۂ نعمانیہ مین تمام دنیاکے محدثین اوستاذ الاساتذہ کیسے لٹکے اورجکڑے بندھے ہوئے نظر آتے ہین دنیاکے کسی محدّث کا سلسلہ ان محدّثین سے الگ نہین ہوسکتا۔ فرسٹ نمبر کا چشمہ لگاکر دیکھو

نقشہ ضعفاء

نقشہ ضعفائے محدثین

ابو حنیفہ رح
الامام الاعظم
تابعی متوفی سنہ ۱۵۰ھ

مکی بن ابراہیم

امام بخاری

امام بخاری

ابن معین

امام احمد

ابو یعلی موصلی
متوفی سنہ ۳۰۷ھ

حافظ ذہلی
متوفی سنہ ۲۵۸ھ

طبرانی

ابن عدی

ابن خزیمہ

ابو داود
سلیمان

نسائی احمد بن شعیب
خراسانی

ابن حبان
ابو حاتم

ابن السنی
ابوبکر

طبرانی
وفات عمر صد سال

حاکم ابو احمد
متوفی سنہ ۳۷۸ھ

ابو زرعہ
حافظ

امام بخاری
و ترمذی

دارقطنی ابو الحسن
علی بن عمر
بغدادی متوفی
سنہ ۳۸۵ھ

حاکم ابو عبد اللہ
متولد سنہ ۳۲۱ھ نیشاپوری
متوفی سنہ ۴۰۵ھ

حافظ ابو نعیم
اصفہانی متوفی
سنہ ۴۳۰ھ

بیہقی ابوبکر
متوفی سنہ ۴۵۸ھ

ابو یعلی خلیلی
متوفی سنہ ۴۴۶ھ

ابن حبان محمد
متوفی سنہ ۳۵۴ھ

ابن لال
ابوبکر محدث

واضح ہو کہ نقشہ ہذا موافق تحریر تذکرۃ الحفاظ ذہبی و مناقب ابو المؤید موفق الدین مکی متوفی سنہ ۵۶۸ھ مرتب ہوا ہے۔

ع ابن عدی نے اس سلسلے میں ہو کر ابو حنیفہ کو حافظہ کی جہت سے ضعیف کہا جیسا کہ نسائی نے بھی کہا ہے اور خطیب نے اپنی تاریخ میں ابو حنیفہ کا تذکرہ دو فصل میں کیا اور فریقین کا پورا پورا کلام نقل کیا ہے ۱۲ منہ

ابوداؤد طیالسی

ابوداؤد طیالسی اور مکی بن ابراہیم اور عبدالرزاق یہ تینون ابوحنیفہ رحمہ سے نسبت تلمذی رکھتے ہین۔ پس ان کو بھی ضعیف کہا جانے۔ اور اُستاذ الاساتذہ حافظ ذہلی کو بھی ضعیف مانا جائے جو کہ مکی بن ابراہیم کے ارشد تلامذہ سے ہین اسی طرح جتنے محدثین کہ ابوحنیفہ کے سلسلے مین بندھے ہوئے ہین سب کو ضعیف کہا جاوے پھر دنیا مین کون قوی پیدا ہوگا۔ ہان ہم اُن کو ہرگز ضعیف نہ کہین گے جن کا سلسلہ ابوحنیفہ رح سے کسی طرح نہین ملا ہے پھر نقشہ فوق الصدر دیکھو۔ اور پیش نظر رکھو۔

نقشہ تلامذہ ابوحنیفہ

نقشہ تلامذہ ابوحنیفہ رح

ابوحنیفہ رح
فقیہ حافظ حدیث تابعی
متولد سنہ ۸۰ھ متوفی سنہ ۱۵۰ھ

فضیل بن عیاض

حمیدی

ابوداؤد طیالسی

عبداللہ ابن المبارک
متوفی سنہ ۱۸۱ھ

امام بخاری و مسلم

لیث بن ابی سلیم

شعبہ

عبدان حافظ
متوفی سنہ ۳۰۶ھ

معتمر بصری
متوفی سنہ ۱۸۷ھ

ابوالقاسم طبرانی

امام بخاری
متوفی سنہ ۲۵۶ھ

محمد بن المثنیٰ بصری
متوفی سنہ ۲۵۲ھ

امام بخاری
ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل

طبرانی

امام بخاری

اطلاع۔ سات طریقے سے بخاری و مسلم وغیرہ مین امام ابوحنیفہ کا ضعف پہونچ گیا اب سب ضعیف ہوگئے غور سے نقشہ ہذا دیکھو ۱۲ منہ

اطلاع۔ تمام نقشون کو بغور دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ تمام
اکابر حفاظ حدیث اساتذہ و محدثین ابوحنیفہ کے تلمذی کے سلسلہ سے
الگ نہین رہ سکتے اور سب اُنکے اور اُنکے شاگردون کے قدم سے لگے
ہوئے ہین۔ اور فقیر نے بھی سبھون کو نقشہ مین ایسا باندھکر دکھا دیا ہے
کہ اب کسی حنفی کو دم مارنے کی طاقت نہ رہی۔ الولد سر لابیہ شاگردانِ
ابوحنیفہ مین بھی ابوحنیفہ کا ضعف لگا ہوا ہے۔ اور وہ ضعف دارقطنی
اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ اور نسائی اور طبرانی وغیرہم مین پہونچ گیا۔
واضح رہے کہ ابن مبارک اور فضیل بن عیاض اور سفیان بن عینیہ
اور عبدالرزاق بن ہمام اور ابوداؤد طیالسی اور شعبہ اور وکیع بن جراح اور قتادہ
بن دعامہ سدوسی اور یحیی القطان اور امام ابویوسف اور امام محمد بن الحسن
اور یحیی بن زکریا اور مکی بن ابراہیم اور حفص بن غیاث اور ابراہیم بن ادھم
اور شقیق بلخی اور نضر بن شمیل اور حافظ ابونعیم کوفی وغیرہم جو کہ بلا واسطہ تلامذہ ابوحنیفہ
تھے ضعف سے کیسے بری ہو سکتے ہین۔ بلکہ سب کو ہم ضعیف کہتے ہین کیونکہ
اُن لوگون نے ایسے ضعیف سے استفادہ اور استفاضہ کیا ہے کہ جس کا ضعف
جا ہی نہین سکتا۔ افسوس کہ ابوحنیفہ کے شاگردان شاگردان شیخ الاسلام۔ امام
المحدثین۔ امیر المومنین فی الحدیث۔ امام العصر۔ امام الوقت۔ شیخ الوقت۔ مسند
حجہ۔ ثقہ ثبت۔ حافظ محدث نجائین۔ اور ابوحنیفہ رح صرف فقیہ۔ بعض الناس
اصحاب الرائے ضعیف فی الحدیث سے بڑھکر کوئی لقب نہ پاسکین
اور تمام لقبون سے محروم اور محجوب کر دیئے جائین۔ اور بہت زیادہ افسوس

الولد سر لابیہ

القاب اہل حدیث

اس کا ہے کہ شاگردانِ شاگردان کے زمرہ مین ہوکر پھر ابوحنیفہؒ پر جرح اور طعن کرین اور ابوحنیفہؒ کو ضعیف تبلائین۔ بزبان سعدی ابوحنیفہؒ کہتے ہین ؎

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

دارقطنی محدث کو دیکھئے جس کا سلسلۂ تلمذ ابوحنیفہؒ سے ملا ہوا ہے جیساکہ نقشہ سے ابھی ظاہر ہوگیا کہ ابوحنیفہ کو ضعیف کہدیا۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔ ابوحنیفہؒ امام اعظم استاذ الاساتذہ کو ضعیف کہنے کے سبب سے وہ خود ضعیف ہوگیا دیکھو قطب الاقطاب امام عبدالوہاب شعرانی کیا فرماتے ہین۔ پڑھو میزان شعرانی سبق لیکر کسی شیخ کامل سے۔ دارقطنی کی جرأت وجسارت بیشک قابل ملامت اور نفرین ہے ع تف بسوے فلک بروے خود است۔

یادداشت تاریخی ابوحنیفہؒ کے انتقال کے ایکسو چھپن ۱۵۶ برس کے بعد دارقطنی کا وجود دنیا مین دیکھا گیا۔ اُناسی ۷۹ برس دنیا مین رہکر یہ گل کھلا گئے کہ جب کو پاکر سیکڑون آدمی مدعی حدیث اس پھیر مین پڑ گئے کہ ابوحنیفہؒ ضعیف ہین اور ابوحنیفہؒ سے بدظن ہوگئے اور گمان بدضعف کا کرکے گنہگار ہوئے کیونکہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ قرآن مین وارد ہے۔ دارقطنی نے اپنی کتاب مین احادیث منکرہ غریبہ موضوعہ بھی روایت کی ہین خود ضعیف ہے وفات ابوحنیفہؒ سنہ ۱۵۰ھ مین ہے اور ولادت دارقطنی سنہ ۳۰۶ھ مین ہے۔ کہان ابوحنیفہ اور کہان دارقطنی۔ چہ نسبت خاک را باعالم پاک۔

آپ نے نقشہ مین دیکھا ہوگا کہ دارقطنی اور ابوحنیفہؒ کے درمیان چار واسطہ ہے سلسلہ مین ہوکر اپنے اُستادون کے اُستاد کو ایسی بے ادبی سے یاد کرنا کیسے عقل

شیخ الاسلام علامہ بدرالدین عینی نے بنایہ شرح ہدایہ مین بحث قراءۃ الفاتحہ مین دارقطنی کے حق مین یہ لکھا ہے کہ ابوحنیفہ کو ضعیف کہنے سے دارقطنی کہان مستحق ہوا حالانکہ وہ خود ہی ضعیف ہے کہ اس نے اپنی مسند مین احادیث معلولہ منکرہ غریبہ موضوعہ روایت کی ہین

ومروت کے آدمی کا کام ہے۔ ایسی جرح مردود وغیر مقبول ہے۔

خطیب بغدادی کی جرأت

اس سے زیادہ تعجب ہے کہ تاریخ بغداد مین خطیب بغدادی نے جرأت کی ہے جسکو قاضی ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین نقل کیا ہے۔ خیال کرنیکا مقام ہے کہ ابوحنیفہ رح کے وفات کے دوسو بیالیس ۲۴۲ برس کے بعد حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ دنیا مین تشریف لائے اور کچھ پڑھ لکھکر جب ذرا ہوشیار ہو چلے تو ابوحنیفہ رح کی قدر دانی کرکے دامن ابوحنیفہ رح مین داغ قلتِ عربیۃ کا لگا دیا اور لکھدیا (ولم یکن یُعاب بشیٔ سوی قلۃ العربیۃ) خدا رحم کرے خطیب پر شاید بیچارہ نے کسی سے سنکر یہ جملہ لکھدیا۔ شاید ابوالعلا نحوی کے مکالمہ سے یہ ایجاد کر لیا گیا ہے کیونکہ ابوحنیفہ رح نے اُنکے جواب مین کہا تھا ولو قتلہ بابا قبیس۔ ہمعصر نحوی صاحب تو کچھ بھی نہ بولے بعد کے لوگون کو خوب سوجھی جو لکھدیا کہ نحو سے کم واقف تھے حالانکہ اہل کوفہ کی لغت یہی ہے کہ اسماے ستہ مکبرہ کو ہر حالت مین ایسا ہی کہتے ہین۔ ولادت خطیب بغدادی کی سنہ ۳۹۲ھ مین ہے

یادداشت

یادداشت اساتذۂ امام بخاری علیہ الرحمۃ بھی شاگردان ابوحنیفہ رح کے دامنِ اسناد سے وابستہ ہین بطور نمونہ کے نقشہ دکھایا گیا ہے۔ تاکہ حنیفیون کو اطمینان ہو اور پھر کسیکو چون وچرا کی مجال نہ رہے اب لازم آتا ہے کہ اشخاصِ مندرجۂ سلسلۂ ابوحنیفہ سب کے سب ضعیف ہون جیسے عبدان حافظ اور محمد بن المثنّٰی اور آدم بن ابی ایاس ہین پھر نقشہ چشمہ لگا کر اچھی طرح دیکھو اور سمجھو۔ اور یحیٰی بن بکیر استادِ امام بخاری بہت سخت ضعیف ہین کہ بلا واسطہ ابوحنیفہ رح کے زیر قدم ہین۔ ہمین اس کا مطلق خیال نہین کہ نسائی نے یحیٰی بن بکیر کو ضعیف کہا یا ابوحاتم نے انکی شان

مین یکتب حدیثه ولا یحتج به لکھا ہے۔ انکی حدیث لکھی جاے اور اس سے حجت نہ پکڑی جاے
اور عبد اللہ بن یوسف بھی ضعیف ہین کہ بواسطہ لیث کے
انکا بھی سلسلہ ابو حنیفہ سے ملا ہوا ہے۔ نمونہ نقشہ دیکھو۔ بوقت فرصت
تتبع کرکے اور بھی اچھے اچھے نقشے دکھائے جائینگے۔ امام بخاری کے تلمذی
کا نقشہ دیکھو
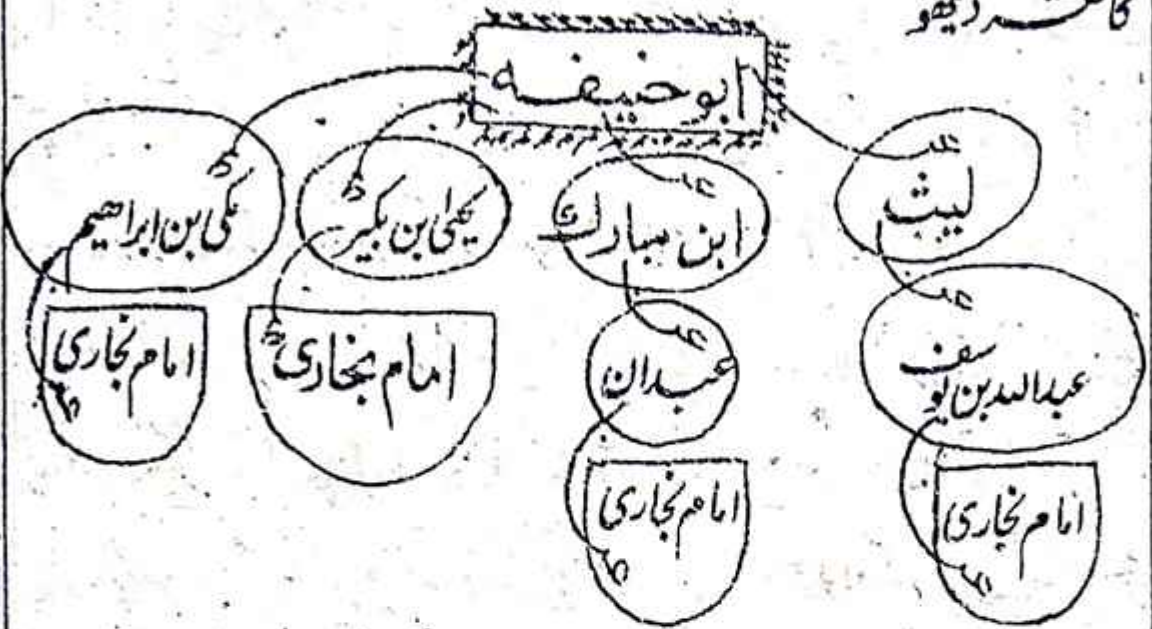
اب ہم یہ پوچھتے ہین کہ اساتذہ کے ضعف سے تلامذہ مین
بھی ضعف آئے گا یا نہین۔ والسلام

یادداشت امام شعبی ابو عامر بن شراحیل کوفی تابعی استادِ
اعمش وغیرہ کو بھی ضعیف لکھنا چاہیے کیونکہ یہ اکبر شیخ ابو حنیفہ یعنی ابو حنیفہ کے
بڑے اُستادون مین تھے۔ فقیر کے خیال مین یہ بات آتی ہے کہ ابو حنیفہ کے ضعف
کا اثر سلف وخلف سب مین یعنی طبقہ تابعین وتبع تابعین مین جو کہ اُنکے استاد
وشاگرد ہین پہنچ جانا چاہیے۔ بس کل انکے شیوخ اور تمام تلامذہ اور تلامذہ تلامذہ تا قیامت
تک جتنے ہون سب کو ضعیف کہا جائے تب تو لطف ضعیف کہنے کا ہو۔ کیون صاحب
ابو حنیفہ تو ضعیف کہے جائین اور اُنکے تلامذہ تلامذہ قوی مانے جائین یہ کتنے

یادداشت
شعبی ودستادامام اعظم

بڑے شرم کی بات ہے۔

یادداشت ۔ خارجہ بن زید بن ثابت الانصاری مدنی جو فقہائے سبعہ مین سے ہین اور اکابر علما رمین شمار کیے جاتے ہین مگر حدیث کی روایت ان سے بہت کم ہے اس لیئے علامہ ذہبی نے انکا نام تو لکھا مگر طبقہ حفاظ سے انھین خارج کر دیا۔ کما قال فی شانہ۔ احد الفقہاء من کبار العلماء الا انہ قلیل الحدیث فلہذا لم اذکرہ من الحفاظ رحمہ اللہ تعالی اھ تو اگر امام اعظم مین ضعف یا قلت عربیہ یا قلت روایت کا عیب ہوتا تو پھر اس اصول سابق کے موافق انھین خارجہ کی طرح خارج کر دینے مین کون امر مانع ہوتا۔

یادداشت ۔ امام بخاری ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل کی ولادت سنہ ۱۹۴ھ مین اور وفات سنہ ۲۵۶ھ مین ہے۔ انھون نے محمد بن سلام مکی بن ابراہیم اور آدم بن ایاس اور بغوی اور ترمذی سے روایت کی ہے۔ اور ان سے ترمذی اور ابن خزیمہ اور ابن ابی داؤد نے۔

امام مسلم ابن الحجاج ابو الحسین قشیری کی ولادت سنہ ۲۰۴ھ مین ہے اور وفات سنہ ۲۶۱ھ مین ہے۔ انھون نے احمد بن حنبل وغیرہ سے اور ان سے ترمذی اور ابن خزیمہ اور ابو عوانہ نے روایت کی ہے۔

ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی کی ولادت سنہ ۲۰۲ھ مین اور وفات سنہ ۲۷۵ھ مین ہے۔ انھون نے احمد بن حنبل اور سلیمان بن حرب وغیرہ سے اور ان سے ترمذی اور نسائی اور انکے بیٹے ابوبکر بن ابی داؤد اور ابو عوانہ نے روایت کی ہے۔

یادداشت نمبر ۲۰
یادداشت امام بخاری
امام مسلم
ابوداؤد

ترمذی ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ کی وفات ۲۷۹ھ مین ہے انھون نے امام بخاری وغیرہ سے اور ان سے امام بخاری نے ایک حدیث روایت کی ہے

نسائی ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب خراسانی کی ولادت ۲۱۵ھ اور وفات ۳۰۳ھ مین ہے انہون نے اسحٰق بن راھویہ اور ابو داؤد سے اور ان سے ابو بکر ابن سنی اور ابو القاسم طبرانی اور ابن عدی ابو احمد عبد اللہ متوفی ۳۶۵ھ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابن ماجہ ابو عبد اللہ قزوینی کی ولادت ۲۰۹ھ مین اور وفات ۲۷۳ھ مین ہے۔

فائدہ نادرہ یاد رہے کہ بغوی مشہور جنکا اکثر ذکر آیا کرتا ہے تین ہین ایک بغوی ابو جعفر احمد بن منیع بغدادی متوفی ۲۴۴ھ شاگرد ابن مبارک ہین دوسرے بغوی انکے ناتی ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بغدادی متوفی ۳۱۰ھ شاگرد علی بن الجعد اور امام احمد کے ہین تیسرے بغوی محی السنہ ابو محمد حسین شافعی مصنف مصابیح اور معالم التنزیل اور شرح السنۃ متوفی ۵۱۶ھ شاگرد قاضی حسین کے ہین۔ تفسیر معالم التنزیل مین احادیث بہت لاتے ہین۔

ابو داؤد۔ دو ہین ایک بڑے ابو داؤد جنکو ابو داؤد طیالسی کہتے ہین یعنی حافظ کبیر سلیمان بصری متوفی ۲۰۴ھ شاگرد شعبہ و ابو حنیفہ رح۔ دوسرے ابو داؤد سلیمان سجستانی صاحب السنن متوفی ۲۷۵ھ شاگرد امام احمد کے ہین۔

ابو یعلیٰ دو ہین۔ ایک ابو یعلیٰ موصلی متوفی ۳۰۷ھ۔ دوسرے ابو یعلیٰ خلیلی متوفی ۴۴۶ھ شاگرد حاکم ابو عبد اللہ کے اور استاد ابو بکر بن لال کے ہین۔

حاکم دو ہین۔ ایک بڑے حاکم اور دوسرے چھوٹے حاکم۔ بڑے حاکم ابو احمد

محمد بن محمد کرابیسی محدث خراسان نیشاپوری متوفی ۳۷۸ھ ۔ چھوٹے حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری امام حجہ ثقہ متوفی ۴۰۵ھ یہ بڑے حاکم سے روایت کرتے ہین اور انسے دارقطنی بیہقی ابو یعلے الخلیلی روایت کرتے ہین ۔ انکی تصانیف سے کتاب مستدرک مشہور ہے ۔ نقادین نے انکو متشیع کہا ہے اور بعضون نے انکو ثقہ مانکر رافضی خبیث بھی کہدیا ہے ۔ اور بعضون نے انکو فقط شیعی کہا ہے رافضی نہین کہا مستدرک مین احادیث ضعیفہ اور موضوعہ بھی ہین ۔ کاش یہ مستدرک تصنیف نکرتے ۔

دارمی تین ہین ۔ ایک دارمی حافظ ابو محمد عبداللہ سمرقندی متوفی ۲۵۵ھ شاگرد یزید بن ہارون ۔ اور استاد مسلم ۔ ابو داؤد ۔ ترمذی کے ہین ۔ دوسرے دارمی ابو سعید عثمان سجستانی متوفی ۲۸۰ھ یہ شاگرد علی بن المدینی اور امام احمد اور یحیی بن معین و اسحق کے ہین ۔ تیسرے دارمی ابو جعفر احمد بن صخر خسی متوفی ۲۶۳ھ شاگرد نضر بن شمیل ہین اور یہ استاد بخاری اور مسلم اور ابو داؤد وغیرھم کے ہین ۔

عبدان تین ہین ۔ ایک عبدان حافظ ابو عبدالرحمن متوفی ۲۲۱ھ شاگرد عبداللہ بن مبارک کے ہین ۔ اور امام بخاری اور حافظ ذہلی محمد بن یحیی کے استاد ہین ۔ دوسرے عبدان بن محمد مروزی متوفی ۲۹۳ھ شاگرد قتیبہ بن سعید کے اور استاد ابوالقاسم طبرانی کے ہین ۔ تیسرے عبدان حافظ ابو محمد عبداللہ اہوازی متوفی ۳۰۶ھ شاگرد ابن ابی شیبہ کے اور استاد ابوالقاسم طبرانی کے ہین ۔

ابن ابی شیبہ دو ہین ۔ ایک ابو بکر بن ابی شیبہ اور دوسرے عثمان بن ابی شیبہ دونون امام بخاری کے استاد ہین ۔

سفیان محدث استاد محدثین دو ہین ۔ ایک بڑے سفیان ۔ دوسرے چھوٹے

دارمی ۳

عبدان تین ہین

ابن ابی شیبہ دو ہین

سفیان محدث ۲

سفیان - بڑے سفیان ثوری کوفی متوفی سنہ ۱۶۱ھ - چھوٹے سفیان بن عُیَیْنَہ کوفی مکی محدث حرم
متوفی سنہ ۱۹۸ھ ابو حنیفہ کے شاگرد تھے -

ابو عوانہ تین ہین - ایک ابو عوانہ وضاح بن عبد اللہ واسطی بزاز متوفی سنہ ۱۷۶ھ
حافظ حدیث تھے حضرت حسن بصری و ابن سیرین کے صحبت یافتہ و شاگرد قتادہ و ضحاک
بن حرب کے تھے - دوسرا ابو عوانہ حافظ یعقوب اسفراینی نیشاپوری متوفی سنہ ۳۱۶ھ
ہین یہ شاگرد یونس بن عبد الاعلی - اور حافظ ذھلی محمد بن یحیی کے اور استاد ابن عدی
و طبرانی کے ہین - تیسرے ابو عوانہ بن عبد اللہ بصری قصاب ہین - واللہ اعلم بالصواب -

ابو زرعہ آٹھ ہین - انمین دو بہت مشہور ہین (۱) ابو زرعہ رازی عبد اللہ
بن عبد الکریم متوفی سنہ ۲۶۴ھ شاگرد ابو نعیم ہین - اور ابو حاتم اور ترمذی اور ابن ماجہ اور
نسائی اور ابن ابو داؤد اور ابو عوانہ کے استاد ہین (۲) ابو زرعہ دمشقی عبد الرحمن بن عمر
متوفی سنہ ۲۸۱ھ شاگرد ابو نعیم ہین - اور ابو داؤد اور طحاوی اور طبرانی کے استاد ہین (۳) ابو زرعہ
کشی جرجانی محمد بن یوسف متوفی سنہ ۳۹۰ھ شاگرد ابو نعیم ابن عدی اور عبد الرحمن بن ابی حاتم
ہین (۴) ابو زرعہ یمنی استرابادی محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن بندار حافظ متوفی سنہ ۳۹۰ھ
ہین - (۵) ابو زرعہ رازی صغیر احمد بن حسین متوفی سنہ ۳۷۵ھ شاگرد عبد الرحمن بن ابی حاتم ہین
اور ابو زرعہ روح بن محمد کے استاد ہین (۶) ابو زرعہ رازی روح بن محمد قاضی متوفی سنہ ۴۲۳ھ
شاگرد ابو زرعہ احمد بن حسین کے ہین (۷) ابو زرعہ دمشقی صغیر محمد بن عبد اللہ بصری متوفی
سنہ ۳۶۰ھ ہین - (۸) ابو زرعہ استرآبادی احمد بن بندار متوفی سنہ ۳۸۲ھ ہین - کتاب الکنی دولابی
مین پانچ ابو زرعہ کا ذکر ہے (۱) ابو زرعہ روح بن زنباع - (۲) ابو زرعہ بن عمرو بن جریر -
(۳) ابو زرعہ بن حیوۃ بن شریح مصری (۴) ابو زرعہ وہب اللہ بن راشد (۵) ابو زرعہ یحیی بن عمرو شیبانی -

واللہ اعلم بالصواب۔ وعندہ علم الکتاب۔

ترمذی تین ہین ایک ابو عیسیٰ صاحب جامع ترمذی متوفی ۲۷۹ھ۔ دوسرے حکیم ترمذی ابو عبداللہ محمد صاحب نوادر الاصول جو فقیر کے پاس موجود ہے ۲۸۵ھ مین یہ ترمذ سے نکالے گئے تو نیشاپور چلے گئے وہان قدر ہوئی۔ انکی عمر اسی سال کی تھی۔ تیسرے بڑے ترمذی ابو الحسن احمد متوفی ۲۴۳ھ تقریبًا۔ بخاری اور ابو عیسیٰ ترمذی اور ابن ماجہ نے انسے روایت کی۔ یہ امام احمد کے شاگرد تھے صحیح بخاری کی مغازی مین انکی روایت احمد بن حنبل سے موجود ہے۔

ابو نعیم دو ہین ایک ابو نعیم فضیل بن دکین حافظ کوفی شاگرد ابو حنیفہ و شعبہ متوفی ۲۱۹ھ ہین انسے امام احمد و اسحق۔ و ابن معین و ذہلی۔ و بخاری۔ و دارمی نے روایت کی ہے۔ دوسرے ابو نعیم حافظ احمد بن عبداللہ اصفہانی متولد ۳۳۶ھ متوفی ۲۰ محرم ۴۳۰ھ ہین۔ حلیۃ الاولیا۔ و دلائل النبوۃ انکی تصنیف ہے۔ انکی حیات ہی مین حلیۃ الاولیا کی بڑی قدر ہوئی۔ نیشاپور مین چار سو دینار پر فروخت ہوئی۔

ذہلی دو ہین ایک حافظ ابو عبداللہ محمد نیشاپوری متوفی ۲۵۸ھ شاگرد ابو داؤد طیالسی و عبدالرزاق بن ہمام و استاد ابو زرعہ و ابن خزیمہ ہین۔ دوسرے علی بن حسین ذہلی افطس نیشاپوری شاگرد سفیان بن عیینہ ۲۵۱ھ مین زندہ تھے۔

حُمیدی دو ہین ایک ابو بکر عبداللہ مکی شاگرد فضیل بن عیاض و استاد بخاری و ذہلی وغیرہ متوفی ۲۱۹ھ ہین۔ دوسرے حُمیدی ابو عبداللہ محمد اندلسی متوفی ۴۸۸ھ شاگرد ابن حزم و ابن عبد البر ہین۔ **بزار** دو ہین ایک ابو بکر احمد بصری متوفی ۲۹۲ھ۔ دوسرے احمد بن سلمہ نیشاپوری متوفی ۲۸۶ھ ہین۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مختصر تذکرۂ ابو حنیفہ رح

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ابنائے فارس سے تھے خیر القرون مین ۸۰ھ مین پیدا ہوئے اور زمانہ صحابہ تیئیں برس پایا۔ صحابہ سے ملاقات ہوئی اور صحابہ سے روایت لینا بھی ثابت ہے انکے تابعی ہونے مین شک نہین۔ عشا کے وضو سے فجر کی نماز سالہا سال پڑھی۔ ماہ رمضان مین اکسٹھ ختم قرآن کا پڑھتے۔ اور اکثر راتون کو قرآن نفل مین پڑھتے اور تیس برس تک برابر ایک رکعت مین قرآن ختم کرتے اور دن کو روزہ رکھتے تھے۔ ذکاوت فراست قوت اجتہاد ورع تقوی سخاوت ہمت عبادت جفاکشی احتیاط مین بمیشل فرد کامل تھے۔ انکا پورا حال لکھنا دشوار امر ہے۔

مناقب امام ابو حنیفہ رح

یحیی القطان کا قول

یزید بن ھارون نے کہا کہ مین نے ابو حنیفہ سے بڑھکر فقیہ اور ان سے زیادہ تقوی والا نہین دیکھا یحیی بن معین نے یحیی القطان سے سنا کہ کہتے تھے کہ ہم لوگ بخدا ابو حنیفہ رح کے پاس بیٹھتے تھے اور اُن سے حدیث سُنتے تھے بخدا مین جب اُنکے چہرے کی طرف نظر اٹھاتا تھا تو اُنکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہین۔ یحیی بن معین سے کسی نے پوچھا کہ کیا ابو حنیفہ حدیث مین ثقہ تھے فرمایا نعم ثقۃٌ ثقۃٌ ہان ثقہ تھے ثقہ تھے واللہ جھوٹ بولنے سے بہت زیادہ پرہیز کرتے تھے۔ قاضی ابو یوسف سے کسی نے پوچھا کہ ابو حنیفہ حدیث مین کیسے تھے فرمایا ھُوَ صَدُوقٌ ثِقَۃٌ وہ بڑے سچے اور ثقہ تھے۔ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ مین نے کوفہ مین پہونچکر

قول مکی ابن ابراہیم بلخی

لوگون سے دریافت کیا کہ کوفہ مین سب سے بڑہکر فقیہ علم فقہ کا ماہر کون ہے لوگون نے
کہا کہ ابوحنیفہ پہر مین نے پوچھا اس شہر مین سب سے بڑھکر زہد مین کون ہے لوگون نے
کہا ابوحنیفہ پہر مین نے سوال کیا کہ سب سے بڑہکر پرہیزگار کون ہے لوگون نے جواب دیا
کہ ابوحنیفہ ہین۔ مکی بن ابراہیم کا قول ہے جالست الکوفیین فما رأیت فیہم
اورع من ابی حنیفۃ رح یزید بن ہارون نے کہا کہ ایک ہزار اُستاد سے مین نے
علم حاصل کیا مگر انہین سے مین نے واللہ ابوحنیفہ نعمان سے بڑہکر تقوی
والا کسی کو نہین دیکھا۔ اور نہ ابوحنیفہ سے بڑہکر زبان کا محافظ کسی کو
دیکھا۔ سفیان بن عیینہ کا قول ہے کہ کوفہ مین ابوحنیفہ کے زمانہ مین ابوحنیفہ سے افضل
اور اُن سے زیادہ پرہیزگار احتیاط والا اور اُن سے بڑہکر فقہ دان کوئی نہ تھا عیسے
ابن یونس نے کہا کہ ابوحنیفہ سے بڑہکر واللہ کسی کو مین نے بہت زیادہ احتیاط والا نہین
پایا نہ اُنسے افضل کسی کو دیکھا۔ انہون نے ابوحنیفہ سے حدیث وفقہ مین بہت روایت
کی ہے۔ وکیع کا قول ہے کہ بیشک مین نے ابوحنیفہ سے جیسی احتیاط حدیث مین دیکھی ہے
اورون سے نہین۔ مکی بن ابراہیم بلخی امام بلخ اُستاد امام بخاری سنہ ۱۴۰ھ مین
کوفہ پہونچکر ابوحنیفہ کی صحبت اختیار کیا اور متواتر دس برس تک اُنسے حدیث وفقہ
سُنتے رہے اور ابوحنیفہ سے حدیث کی بہت روایت کی۔ اور ابوحنیفہ سے بہت زیادہ
محبت رکھتے تھے۔ اور ابوحنیفہ کے مذہب کی بہت تائید کرتے تھے۔

قول اسمعیل بن بشر

اسمعیل بن بشر نے کہا کہ ہم لوگ مکی کی مجلس حلقۂ درس مین تھے کہ مکی نے کہا
حدثنا ابوحنیفۃ اس پر ایک پردیسی شخص نے کہا کہ ہم کو ابن جریج کی حدیث
سنایئے ابوحنیفہ کی حدیث نہ سنایئے اس پر مکی نے کہا تو اُٹھ جا ہماری مجلس سے

اور غصہ سے چپ رہے جب وہ اُٹھ گیا تب پھر کہا حَدَّثَنَا اَبُو حَنِیْفَۃَ اور پوری حدیث بیان کی۔ ابن مبارک نے کہا کہ ابوحنیفہ تمام موجودہ لوگون پر حفظ یادداشت اور فقہ اور حیانت اور شدت ورع مین غالب ہین۔ آہ اور یہ واقعی بات ہے۔

مکی بن ابراہیم نے کہا کہ ابوحنیفہ تقی زاہد راغب فی الاخرہ صدوق اللسان اہل زمانہ مین سب سے زیادہ حافظ حدیث تھے۔ لاریب فیہ

محمد بن مقاتل نے ابوحنیفہ کو سفیان ثوری پر ترجیح دی۔ قادسیہ مین عبداللہ بن مبارک کے سامنے ابوحنیفہ کی برائی مین ایک کوفہ کا باشندہ پڑا تو ابن مبارک نے فرمایا افسوس تجپر ہے کہ تو ایسے شخص کی برائی کرتا ہے جو کہ پنیتالیس ۴۵ برس تک ایک وضو سے پانچون وقت کی نماز پڑھی ہے اور دو رکعت مین پورا قرآن پڑھتے تھے اور جنسے مین نے کل مسائل فقہ کے سیکھے ہین۔

کعبہ مین چار اماموں نے قرآن کا ختم کیا

خارجہ بن مصعب نے کہا کہ کعبہ کے اندر چار اماموں نے قرآن پورا ختم کیا ہے ایک عثمان بن عفان دوسرے تمیم الداری تیسرے سعید بن جبیر چوتھے ابوحنیفہ رح ابراہیم بغدادی نے کہا کہ ابوحنیفہ ہر مہینے مین تیس ختم قرآن کا پڑھتے تھے۔ اور رمضان شریف مین ساٹھ ختم پڑھتے تھے باوجود فتوی دینے کے اسمین غفلت ہونے پائی۔ عیسے بن ماہان نے ابوحنیفہ سے بہت روایت کی ہے اور کہتے تھے ابوحنیفہ سے بڑھکر فقیہ کسی کو

چار سو رکعات نفل

مین نے نہین دیکھا حفص بن سلام نے کہا کہ ابوحنیفہ ہر شب مین چار سو رکعات نفلین پڑھتے تھے اور اکثر رکعت مین پورا قرآن پڑھتے تھے۔ یحیی بن آدم نے کہا کہ ابوحنیفہ نے بچپن حج کیے۔ مکی بن ابراہیم استاد امام بخاری باشندہ بلخ پہلے تجارت کرتے تھے ابوحنیفہ کی نصیحت سے ترک پیشہ کرکے ابوحنیفہ کی خدمت مین رہنے لگے یہانتک کہ امام اور ر

اوستاد بخاریؒ بنگئے۔ اور مکہ مین بارہ برس رہے۔ ابراہیم ادہم ابوحنیفہ کے صحبت یافتہ ہین انکو بھی ابوحنیفہؒ نے نصیحت کی تھی اور یہ ابوحنیفہ سے روایت بھی کرتے ہین۔ شقیق بن ابراہیم بلخی بھی ابوحنیفہ کی صحبت مین رہتے تھے بعداونکے امام زفر کے ہم صحبت رہا کئے امام ابوحنیفہ کی صحبت کا جو کچھ اثر ان بزرگون مین ہوا حاجت بیان نہین۔ ابوحنیفہ کے طفیل سے آجتک اور جبتک کہ دنیا قائم رہیگی ان بزرگون کا نام زبان زد خاص عام رہے گا۔ امام ابویوسف قاضی القضاۃ کہتے تھے کہ مین نے کسی کو ابوحنیفہ سے اعلم بالحدیث نہین دیکھا۔ اور حدیث کی تفسیر کرنے مین اُنسے زیادہ ماہر کوئی نہ تھا۔ اعمش نے (جبکہ چند مسائل فقہیہ ابوحنیفہ سے پوچھے اور ابوحنیفہ نے حدیثون سے جوابدیا) کہا کہ تم گروہ فقہا طبیب ہوا ور ہم لوگ یعنی محدثین عطار ہین صرف راویون کے نام اور الفاظ پہچانتے ہین اور تم لوگ اُسکے معنے جانتے ہو۔ غور کرنے سے یہ بہت بڑی مدح اور تعریف معلوم ہوتی ہے۔ شرح سفر السعادت مین محقق عبد الحق دہلوی محدث علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ ابوحنیفہ کے پاس کئی ایک صندوق تھے جنمین انھون نے اپنی حدیث کی سندین اور مسموعات کو بحفاظت بند کر رکھا تھا۔ اور آپکے مشائخ سواے صحابہ کے جنسے آپنے حدیث حاصل کیا تین سو تابعین تھے۔ اور جنھون نے ابوحنیفہ سے مسند کی روایت کی اونکی تعداد پانچسو کی تھی۔ اور دینی علم کے کل استاد ابوحنیفہ کے چارہزار عالم ہین۔ حافظ ذہبی وعلامہ ابن حجر شافعی وغیرہ نے بھی اس کو تحقیق کر کے لکھا ہے۔ فقط یہ بیان حنفیون ہی کا نہین ہے بلکہ شافعی مذہب کے مورخ لوگ بھی اسکو تسلیم کرتے ہین اُستاد تو اتنے ہون اور ابوحنیفہ کل سترہ حدیث کے حافظ کہے جائین۔ یہ کتنے بڑے نفسانیت کی بات ہے صرف سترہ حدیث کے ملنے پر ذہبی وغیرہ نے اون کو حفاظ حدیث مین لے لیا یہ سخت اعتراض

فقہا طبیب اور محدثین عطار ہین۔

امام ابوحنیفہ کے استاد

ہی۔ صرف سترہ حدیث کے عالم ہونے پر وکیع بن جراح ۔ اور ابن المبارک ۔ اور مکی بن ابراہیم اور حافظ ابو نعیم فضل بن دکین ۔ اور عبدالرزاق ابن ہمام ۔ اور سفیان بن عیینہ اور مسعر بن کدام اور داؤد طائی اور فضیل بن عیاض وغیرہم اکابر علمانے کیسے اور کیون ابو حنیفہ کی شاگردی کو قبول کیا اور کیونکر لوگون نے ابو حنیفہ سے نوسو احادیث کی روایت کی ۔ امام القراء عاصم بن ابی النجود نے جنسے ابو حنیفہ نے قرآن سیکھا تھا آخر مین ابو حنیفہ کی شاگردی قبول کیا سفیان ثوری اور ابن ابی لیلے اور ابن شبرمہ نے ابو حنیفہ سے ایک ایک حدیث کی روایت کی ہے ۔ علی بن المدینی نے (جو کہ امام بخاری کے اُستاد اور اکابر محدثین سے ہین) فرمایا کہ ابو حنیفہ سے ثوری اور ابن مبارک اور حماد بن زید اور ہشام اور وکیع اور عباد بن عوام اور جعفر بن عون نے روایت کی ہے ۔ اور کہا وَھُوَ ثِقَةٌ لَا بَأْسَ بِهٖ اور یحیی بن معین نے ایکبار کسی سائل کے جواب مین فرمایا لَا بَأْسَ بِهٖ وَلَمْ یَکُنْ مُتَّھَمًا ۔ اور یہ الفاظ توثیق کے ہین ۔ امام شمس الدین محمد بن العلا باہلی شافعی کہتے تھے کہ جب ہمسے پوچھا جاے کہ ائمہ سے کون افضل ہین تو ہم یہی کہینگے کہ ابو حنیفہ رح ۔ امام شافعی سے یہ بھی منقول ہے کہ جو شخص ابو حنیفہ کی کتابون کو نہ دیکھے ۔ تو وہ علم مین متبحر نہوگا اور نہ فقیہ ہوگا ۔

امام شافعی کا قول

قلائد العقیان مین ہے کہ ابن مبارک نے کہا کہ مسعر بن کدام کو مین نے ابو حنیفہ کے حلقہ درس مین بیٹھے ہوئے استفادہ کرتے دیکھا ہے اور کہا کہ ابو حنیفہ اپنے زمانہ کے لوگون سے افقہ تھے یعنی فقہ مین زیادہ ماہر تھے ۔ اور معمر بن راشد محدث نے جو رجال صحاح ستہ سے ہین کہا کہ مین فقہا مین ابو حنیفہ سے زیادہ حسن معرفت مین کسی کو نہین جانتا ۔ طحاوی مین یحیی بن سعید القطان کا قول نقل کیا ہے وہ کہتے تھے کہ ہم جھوٹ نہین بولتے ہمنے ابو حنیفہ سے بڑھکر کسیکی اچھی رائے نہین دیکھی اور ہم اکثر ابو حنیفہ کے اقوال پر عمل کرتے ہین ۔ تاریخ ابن خلکان

ابن معین کا قول

مین ابن معین کا قول ہے القراءۃ عندی قراءۃ حمزۃ والفقہ فقہ ابی حنیفۃ علی ھذا ادرکت الناس آھ میرے نزدیک قراتون مین سے حمزہ کی قرات اور فقہ مین سے ابوحنیفہ کی فقہ عمدہ ہے۔ اسی پر مین نے علما لوگون کو دیکھا ہے۔ پایا ہے۔ نافع کبیر

سفیان ثوری کا قول

مین سفیان ثوری کا قول ہے کہ ابوحنیفہ افقہ اہل ارض ہین یعنی دنیا مین سب سے زیادہ فقہ دان ہین۔ عبداللہ ابن مبارک نے ابوحنیفہ کی مدح مین اشعار کہے ہین جو مشہور ہین۔ اور بہت سے علماے کرام نے ابوحنیفہ کے مناقب مین کتابین لکھی ہین اور اکابر علما نے اپنی اپنی کتابون کو ابوحنیفہ کے مناقب لکھکر مزین کیا ہے اگر ان لوگون نے حافظ حدیث امام صالح صدوق وغیرہ الفاظ جھوٹ لکھے ہین تو خدا کے دربار مین گرفتار ہونگے اور اگر نفس الامر بات اور سچ لکھا تو ابوحنیفہ پر طعن کرنیوالے اور برا کہنے والون کا کیا حشر ہوگا۔ اسلاف مُردون کو خدا بخشے اور زندون کو خدا توبہ نصیب کرے۔ اور ہدایت مرحمت فرمائے آمین۔

مسئلہ تضعیف و جرح

چونکہ بنی نوع انسان سے خطا کا ہونا شان بشریت ہے البتہ انبیاء معصوم مانے گئے ہین پس غیر انبیاء سے خطا و غلطی کا ہونا غیر مستبعد ہے لہذا ابن عدی نسائی دارقطنی بیہقی وغیرہم کے قلم سے ابوحنیفہ کے شان مین بعض غیر واقعی کلمات جو نکل گئے ہین یہ غلطی اور سہو پر محمول ہونگے کیونکہ یہ لوگ امام کے سلسلہ تلمذی مین داخل ہین اگر خطا سے ایسا کام ان سے ہو پڑا۔ تو انسان اور غیر معصوم ہین اور خطیب بغدادی اور ابن خلدون مورخ ناقل رطب و یابس ہین اس لئے اون کو ہم معذور سمجھتے ہین تاہم گستاخی اور بے ادبی کے دھبہ سے بری نہین ہوسکتے ہین پس اس سے

زیادہ ہم کہنا پسند نہین کرتے۔ اگر فی الحقیقت ابوحنیفہ مین کوئی وجہ ضعف کی ہوتی تونسائی اور ترمذی مین جو صحاح ستہ کی مشہور کتاب ہے ابوحنیفہ سے روایت نہوتی۔ اور حدیث مین اگر مہارت تامہ نہوتی اور حافظ حدیث نہوتے تو حفاظ حدیث کے زمرہ مین انکا ذکر بھی متقدمین نکرتے۔ اور جبکہ متقدمین و محققین کی جماعت انکی تعدیل کر رہی ہے توانکے مقابلہ مین معدودۂ چند اشخاص کی جرح اعتبار سے خارج ہے۔ جمہور محدثین نے کہا الاصل العدالۃ والجرح طاری۔ بخاری نے محض اس رنجش کے سبب سے جو انکو بعض حنفی مذہب سے پہونچی تھی امام اعظم پر مرجیہ ہونکی تہمت لگادی کتاب راحت القلوب مین سلطان المشائخ نظام الدین اولیار رحمہ اللہ حضرت زبدۃ العارفین فریدالدین شکر گنج کا قول لکھتے ہین ہر چہار مذہب برحق ہین لیکن بالیقین جاننا چاہئے کہ مذہب امام اعظم کا سب سے افضل ہے الخ امام شافعی امام محمد کے رکاب کے ساتھ پیدل چلا کرتے تھے الخ امام شافعی کی مان سے امام محمدؒ نے نکاح کیا تھا۔

ایک سچی بات

وہابیون اور نجدیون کو ابوحنیفہ حامی سنت ماحی بدعت سے بڑی عداوت تھی اور تو کچھ بن نہ پڑی سوائے اسکے کہ صحاح ستہ مین سے ابوحنیفہ کا نام نکالدین اور انکی روایت بھی نکالدین کہ اونہین کہین اونکا نام بھی نرہے۔ دیکھئے پہلے کی سب کتابین قلمی نہین ممکن ہے کہ سب مین سے اون اون روایتون کو حذف کر دیا ہو جو ابوحنیفہ سے مروی تہین اور پھر صحاح کے نسخے مروج ہو گئے یہانتک کہ ہندوستان مین چھپ گئے۔ یہ دغابازی اور مکاری آخر کو کھل ہی گئی دیکھو جامع ترمذی کی آخر مین

کتاب العلل مین سے اس عبارت کو صاف اوڑا دیا حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو یحییٰ الحمانی قال سمعت ابا حنیفة یقول ما رأیت اکذب من جابر الجعفی و لا افضل من عطاء ابن ابی رباح - دیکھو ابو حنیفہ کی جرح و تعدیل کا کتنا بڑا اعتبار ہے کہ امام ترمذی نے اس کو نقل کیا - ہندوستان کی چھپی ہوئی جامع ترمذی مین یہ عبارت نہین ہے مصر کی چھپی ہوئی کتاب مین یہ روایت موجود ہے جسکو شبہہ ہو تو فقیر کے پاس آکر دیکھ لے میرے خیال مین اسی طرح ہر کتابون مین روایت امام ابو حنیفہ رہی ہوگی - اعدائے ابو حنیفہ نے کوشش کرکے تمام قلمی نسخون سے ابو حنیفہ والی روایتونکو نکال پھینکا ہو - بعد اسکے نسخونکی ترویج ہوئی اور یہ کارروائی غالبا چوتھی پانچوین صدی مین ہوئی ہوگی - دیکھو نسائی نے بھی ابو حنیفہ سے روایت لی ہے - یہ بات جو مین نے بیان کی ہے قیاس کے موافق اور ممکن بھی ہے کیونکہ صحیح بخاری مین ہزارون جگہ امام ابو حنیفہ کے تلامذہ اور تلامذۂ تلامذہ سے روایت ہے اور کہین ابو حنیفہ کا ذکر نہین - دیکھو صحیح بخاری کی سندون مین یہ لوگ ہین عبد الرزاق حفص بن غیاث حفص بن عمر عمر بن حفص بن غیاث عبد الرحمٰن بن مہدی - ابو نعیم - ابن ابی زائدہ - یونس ابن ابی مریم - عثمان ابن ابی شیبہ عبد اللہ بن ابی شیبہ - مالک بن مغول - وکیع - ابن المبارک علی بن المدینی علی بن الجعد وغیرہم - انمین بعض تو ابو حنیفہ کے شاگرد اور بعض شاگرد ابن شاگرد ہین - اور حفص بن غیاث سے تو بکثرت صحیح بخاری مین روایت ہے - آپ لوگ نقشہ مین ان لوگون کو دیکھئے کہ سلسلۂ نعمانیہ مین کیسے بندھے ہوئے نظر آتے ہین - ابن عبد البر حافظ نے علی بن المدینی کا قول نقل کیا ہے ابو حنیفہ ثقة ثبت - ابن عبد البر حافظ نے یہ بھی کہا ہے کہ ابو حنیفہ کی تعریف و توثیق کرنیوالی جماعت اُن لوگون سے بہت زیادہ ہے کہ جن لوگون نے اُن پر کلام

ترمذی مین تعریف صفحہ ۳۳۳ مطبوعہ مصر

پہلے صحاح ستہ کے نسخے قلمی بہت نہین تھے

عقود الجواہر المنیفہ سے باب الروایہ مین لکھا ہے کہ ابن عبد البر مالکی نے اپنی جامع العلم مین ایک باب اس مضمون کا باندھا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے بیچ قول جرح و تعدیل مین قبول کیا جائیگا

کلام کیا ہے۔ ابن عبد البر حافظ نے ابو داؤد سجستانی مصنف سنن ابی داؤد کا قول نقل کیا ہے
جو انہون نے کہا ان اباحنیفۃ کان اماما علاوہ انکے اور اکابر علماء وائمہ حدیث
نے ابوحنیفہ کی مدح اور تعریف کی ہے پس ان لوگون کے مقابلہ مین نسائی اور دارقطنی
بیہقی۔ اور خطیب بغدادی۔ اور ابن خلدون وغیرہ کی کیا وقعت ہے۔ حال کے دشمنون کا
کیا ذکر ہے۔ علی بن المدینی اور یحییٰ بن معین اور وکیع بن الجراح اور امام سفیان ثوری
اور مکی بن ابراہیم اور ابراہیم ادہم اور فضیل بن عیاض اور چھوٹے سفیان اور امام شافعی
اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل اور امام ابو یوسف وغیرہم کے اقوال ابوحنیفہ کی
مدح وتوثیق مین کفایت ہے۔ متقدمین کو جس قدر واقفیت ابوحنیفہ کے حال سے تھی
بعد کے لوگون کو نصیب کہان۔ بعد کے متعصب غیر مقلدون کے اقوال قابل التفات
نہین۔ ابن خلدون اور خطیب بغدادی اور ابن خلکان کی عبارتون کو غور سے دیکھنے
سے انکا طعن کرنا اور برا کہنا نہین ثابت ہوتا بلکہ لوگون کے اقوال کو نقل کر دیا ہے
ان عبارات بے بنیاد پر کوتاہ نظر لوگون کو ناز ہے۔ دیکھیے شامی مین لکھا ہے کہ خطیب
بغدادی امام ابوحنیفہ اور امام احمد سے سخت تعصب رکھتا تھا اور ان لوگون کے حق مین
سخت لکھا ہے اسی وجہ سے بعض علماء نے خطیب کے جواب مین السہم المصیب
فی کبد الخطیب تصنیف کیا ہے۔ ابن خلدون کو ہم کچھ نہین کہتے اُس بیچارہ کا حال
مین امام شمس الدین محمد سخاوی تلمیذ ابن حجر عسقلانی نے ضوء اللامع فی اعیان
القرن التاسع مین لکھا ہے ولم یکن ماہرا بالعلوم الشرعیۃ اھ یعنی
ابن خلدون کو علوم شرعیہ یعنی فقہ حدیث تفسیر مین مہارت نہ تہی۔ علم حدیث
اور فن رجال اور تعدیل اور توثیق مین کیا مداخلت ہوگی اُس کا دخل در معقولات

امام سخاوی کا قول

کرنا نامعقولی ہے۔ بیچارے نے کبھی حدیث اور مصنفات اور مسانید کو نہین دیکھا وہ کیا جانے کہ ابو حنیفہ کس درجہ اور طبقے کے آدمی تھے اور کیا جانے کہ کس قدر احادیث نبویہ اکابر محدثین اور استاذ الاساتذہ نقادین نے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے اور کن کن بزرگون نے ابو حنیفہ کی قدمبوسی کو مایہ فخر و ناز سمجھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ذکر اساتذہ ابو حنیفہ مختصر بطور نمونہ

مشایخ امام اعظم ابو حنیفہ کے جن سے انھون نے علم حاصل کیا اور حدیثون کی روایت کی ہے چار ہزار ہین انمین سے چند علما کے نام درج کئے دیتا ہون تا باعثِ واقفیت ناواقفان ہو اور سبب مسرتِ غلامانِ نعمان ہو۔ ابو اسمعیل حماد بن ابی سلیمان فقیہ کوفی۔ عطا بن ابی رباح۔ ابو جعفر امام محمد باقر بن علی بن امام حسین بن علے بن ابی طالب رضؓ۔ ابو الحسین زید بن علی زین العابدین بن امام حسین علیہ السلام۔ زید بن اسلم غلام عمر بن الخطاب۔ ابن شہاب زہری محمد بن مسلم۔ محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی۔ ثابت بنانی تابعی ولی کامل۔ امام جعفر صادق سلیمان بن مہران اعمش کوفی۔ شعبہ بن حجاج بصری۔ یہ تلامذہ مین سے ہین ابو حنیفہ کو حدیث کا ایسا شوق تھا کہ جو حدیث اُن کو نہ پہونچی اور معلوم ہوا کہ یہ فلان شاگرد کے پاس ہے تو عار نہین کرتے تھے فوراً اُس سے سنتے اور اُس سے روایت کرتے تھے وفور علم اور ممتاز بین الاقران ہونیکا یہ بھی ایک سبب ہے۔ جو حدیث کسی سے لیتے تھے اُس سے مسائل استخراج کرتے اور کام مین لاتے تھے۔ عبد اللہ بن نافع غلام ابن عمر بن الخطاب زکریا بن ابی زائدہ ابو یحیی ہمدانی۔ سماک بن حرب کوفی۔ سلیمان بن خاقان شیبانی۔ سلیمان بن المغیرہ کوفی۔ محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی کوفی۔ عطا بن سائب کوفی۔

عطا[۱۹] بن عجلان بصری - ابواسحق[۲۰] عمرو بن عبد اللہ سبیعی - عمرو[۲۱] بن دینار مکی -
شعبی[۲۲] عامر بن شراحیل تابعی کوفی - عبید[۲۳] اللہ بن ابی زیاد مکی - عبید[۲۴] اللہ بن عمر بن
حفص عمری - عامر[۲۵] بن عبد اللہ بن ابو موسیٰ اشعری صحابی - امام[۲۶] عاصم بن ابی النجود قاری
کوفی - عبد[۲۷] الرحمن بن حزم تابعی راوی حضرت انس - سفیان[۲۸] ثوری - عبد[۲۹] اللہ بن مبارک
مروزی یہ دونون شاگرد ہین - معن[۳۰] بن عبد الرحمن بن عبد اللہ ھذلی - مسلم[۳۱] بن کیسان
کوفی - منصور[۳۲] بن المعتمر سلمی کوفی - منصور[۳۳] بن زاذان واسطی - منصور[۳۴] بن دینار -
مسعر[۳۵] بن کدام کوفی - میمون[۳۶] بن مہران - مکحول[۳۷] شامی تابعی - نافع[۳۸] غلام عبد اللہ بن عمر -
ہشام[۳۹] بن عروہ بن زبیر کوفی - ہشام[۴۰] بن عائذ بن نصیب اسدی کوفی - امام[۴۱] مالک
بن انس مدنی - انھون نے امام اعظم ابو حنیفہ کی روایتون سے مسائل فقہیہ مین بہت مدد
لی - ابو[۴۲] سعید یحیی بن سعید انصاری مدنی - قتادہ[۴۳] بن دعامہ سدوسی آخر عمر مین انھون نے
بھی شاگردی ابو حنیفہ کی قبول کی - وغیرہم رحمہم اللہ تعالی - **واضح** ہو کہ چار ہزار
استادون مین سے یہ چند نام یہان بیان کیے گئے بعض عالمون نے ایک جلد کتاب
جناب امام ابو حنیفہ کے شاگردون اور استادون کے بارہ مین تصنیف کیا اور سلسلہ نسب
و مساکن و بلاد کے التزام کیساتھ اسمائے گرامی کا ذکر کیا ہے یہان مختصر لکھا گیا۔

عقود الجواہر المنیفہ مین امام اعظم کا قول نقل کیا ہے کہ فرمایا مجکو آرائے رجال سے
ضعیف حدیث بہت پیاری ہے - اصول ابو حنیفہ کا یہی ہے کہ اقوال صحابہ کے ہوتے
ہوئے قیاس کرنا ناجائز ہے - ابو حنیفہ کے سب اتباع و اصحاب اس بات پر متفق ہین
کہ حدیث ہر چند ضعیف ہو مگر قیاس و اجتہاد پر مقدم ہے جب کسی قسم کی حدیث نہ ملتی تو مجبورا
قیاس سے کام لیا جاتا - مجتہد پر واجب ہے کہ جب تک کسی مسئلہ کا حکم قرآن و حدیث

امام اعظم کے چار ہزار استاد تھے

قول امام اعظم

اصول امام اعظم

امام ابوحنیفہ کا طرز عمل

اور اجماع مین پا یا جاوے تب تک اُس کو قیاس کیطرف رجوع کرنا درست نہین ہے بلکہ جزام سے
جب کوئی مسئلہ پیش ہوتا تو ابوحنیفہ ہفتون مہینون اپنے مجتہد تلامذہ سے بحث و تکرار کر کے
بعد خوض وغور کے رائے قائم کرتے اور اُنکے تلامذہ سے چالیس شاگرد درجہ اجتہاد کا رکھتے
تھے۔ مسائل کے استنباط اور استخراج کی ضرورت سے ہر شب کو ابوحنیفہ ایک ختم
کلام اللہ کا کیا کرتے تھے۔ اسقدر اساتذہ کا اختیار کرنا اور حدیث لینا اسی غرض سے
تھا کہ مسائل شرعیہ۔ حدیث رسول اللہ سے نکالنا چاہئے اور جب تک حدیث ملے چھوٹے

استاد امام اعظم

بڑے سب سے لے لینا چاہئے شاید کسی کے پاس سے احکام کی وہ حدیث ملجائے جو مجھکو
نہین ملی۔ پہلے حدیثین لکھی نہین جاتی تھین لوگ زبانی یاد کر لیا کرتے تھے۔ بچا سون حدیث لڑکونکو
مان باپ یاد کرا دیا کرتے تھے تعجب ہے کہ ابوحنیفہ کے اتنے اُستاد ہونے پر اور ایسے طالب
صادق اور دلدادہ حدیث ہونے اور اپنے شاگردون سے حدیث حاصل کرنے پر بھی سترہ سے
زیادہ حدیث نہ پا سکے۔ گویا اس زمانہ مین نصاب تعلیم مین صرف سترہ حدیثین تھین۔
یا اس سے زیادہ کسی کو یاد ہی نہ تھی۔ شاید چار ہزار اُستادون مین سترہ حدیث ہی
دائر تھی گھوم پھر کر وہی ابوحنیفہ کے نصیب ہوتی تھی۔ خیر غنیمت ہے کہ سترہ ہی کہا
سات نکھدیا۔ مجھے تو خوف آتا ہے کہ کچھ دنون کے بعد دکھائی بھی غائب کر دیجاوےگی۔ حنفیو
قیامت قریب ہے الغرض کسی دینی مصلحت سے ابوحنیفہ نے اپنے شاگردون سے بھی
حدیث سُنی اور روایت کی اور ننگ و عار کچھ نہ سمجھا۔ اللہ والون مین ننگ و عار کہان ہوتا ہے
جہان اور جس سے حدیث یا دینی بات سنتے اور معلوم ہوتا تو اخذ کر لیتے اور شرم نہ کرتے

اساتذہ امام شافعی وغیرہ

ابوحنیفہ کے چار ہزار اُستاد و مشائخ تھے اور کوشش کر کے شمار کرنے پر بھی امام شافعی
کے اساتذہ اسّی سے زیادہ نہ نکل سکے۔ علی ہذا القیاس شاگردون کا حال بھی سمجھ لو۔

متبعین کا حال ہم کیا سنائین دنیا دیکھتی ہے اور کتابون مین بھی لکھا ہوا ہے - زمانہ گذشتہ
سے آجتک دیکھا جائے کہ سلاطین بادشاہان اسلام کا کیا مذہب تھا چونکہ ابوحنیفہؒ
فارس کے بادشاہون کے خاندان سے تھے لہذا دنیا کے بادشاہون نے بھی حنفی مذہب
اختیار کر لیا - یہ راز کی بات غور کرنے پر معلوم ہوئی ہے - اگر ایک حنفی بادشاہ نے
دہوکھے مین پڑکر تبدیل مذہب کر لیا ہو تو اس سے حقیت مذہب حنفی کی زائل نہین
ہوسکتی - جیسے معاذ اللہ کوئی مسلم عیسائی ہو جاوے اس سے اسلام کی حقیت باطل
نہو جائیگی - **یاد داشت** علامہ زرقانی مالکی نے شرح موطاے مالک مین لکھا ہے
کہ امام ابوحنیفہ سے پانچسو یا سات سو یا ایکہزار اور چند یا ایکہزار سات سو یا چھ سو
چھیاسٹھ حدیثین مروی ہوئی ہین - اب تعصب اور حسد اور دروغ بے فروغ سے توبہ
کر لینا چاہئے - اور توبہ مین بہت جلدی کرنا لازم ہے - ورنہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا -

یاد داشت نمبر ۵ - مرویات امام اعظمؒ

یاد داشت اساتذہ صحیح بخاری مین جن سے روایت ہے کل چار سو تیس سے کچھ زیادہ
ہین انمین سے اسّی آدمی متکلم فیہ ہین یعنے جنکے ثقہ ہونے مین کلام کیا گیا ہے اور مسلم
کی اساتذہ جن سے صحیح مسلم مین روایت ہے چھ سو بیس آدمی ہین جنمین سے ایک سو
ساٹھ آدمی ایسے ہین کہ جنکو ضعیف کہا گیا ہے - چاہے ایسی جرح و قدح کا اعتبار نہ
کیا جاوے - اور شرح سفر السعادت کے مقدمہ مین لکھا ہے کہ بہ تحقیق اخراج کردہ است
مسلم در کتاب خود از بسیارے از رواۃ کہ سالم نیستند از غوائل جرح و ہمچنین
در کتاب بخاری جماعت اند کہ تکلم کردہ شدہ است در ایشان آنچہ - اور قریب
قریب اسکے میزان الشعرانی مین بھی لکھا ہے کہ شیخین نے بہت سی حدیثین ایسے لوگون
سے لی ہین جنپر لوگون نے تکلم کیا ہے یعنی جرح کیا ہے -

یاد داشت نمبر ۶ - صحیحین مین بہت سے راوی مجروح ہین

یادداشت نمبر ۲
یادداشت نمبر ۳

یادداشت حدائق مین مشائخ امام اعظم مین سے دُوسُو سینتالیس شخصون کے نام لکھے ہین - **یادداشت** - کتاب الکنیٰ دولابی علامہ ابو بشر محمد بن احمد مین پانچ شخصونکی کینت اور نوادر حنیفہ مین سترہ آدمیونکی کینت ابو حنیفہ لکھا ہے - اور مجد الدین فیروز آبادی محدث نے قاموس کے باب الفاء مین لکھا ہے کہ بیس فقہار کی کینت ابو حنیفہ ہے - لیکن بہت مشہور ان مین امام الفقہار نعمان ہین - جرح کرتے وقت ذرا ہوش ٹھیک رکھنا چاہئے کہ کون ابو حنیفہ پر ہم جرح کرتے ہین -

اسمائے شاگردان ابو حنیفہ رح

ابو حنیفہ کی شاگردونکی تعداد بہت ہے چند نام بطور نمونہ لکھتا ہون
سفیان بن سعید ثوری - مکی بن ابراہیم استاد امام بخاری - ابراہیم بن ادھم - شقیق بلخی - حماد بن ابی سلیمان کوفی - عمرو بن دینار - سفیان بن عیینہ فضیل بن عیاض - محمد بن اسحٰق تابعی صاحب مغازی - ابو داؤد طیالسی - مسعر بن کدام - امام نافع قاری - زکریا بن ابی زائدہ - لیث بن ابی سلیم - مالک بن مغول - اسمٰعیل بن عبد الملک استاد ثوری - امام عاصم بن ابی النجود قاری استاد حفص قاری ابو حنیفہ کے قرآن کے استاد - حافظ ابو نعیم فضل بن دکین استاد امام احمد و بخاری - حافظ ذہلی صلت بن الحجاج اسدی - علی بن حمزہ کسائی - قتادہ بن دعامہ سدوسی - عبد الرحمٰن بن مہدی استاد ابن المدینی - ابو عمرو بن العلار قاری - ابو عوانہ وضاح حافظ - عبد الرزاق بن ہمام امام صنعا - یحییٰ بن بکیر استاد بخاری - ابن ابی مریم ابو عصمہ نوح قاضی خراسان - نضر بن شمیل نحوی محدث - محمد بن سلام - حسن بصری تابعی - محمد بن

سیرین تابعی معبر۔ محمد بن قتیبہ۔ امام ابو یوسف یعقوب قاضی القضاۃ مفسر حافظ فقیہ۔
امام ربانی محمد بن الحسن شیبانی فقیہ حافظ۔ امام زفر بن ہذیل عنبری فقیہ حافظ صوفی۔
امام حسن بن زیاد لولوئی وغیرہم رحمہم اللہ تعالی۔ **فقیر** کھتا ہے کہ یہ شاگردان ابو حنیفہ
سب ضعیف تھے کیونکہ ابو حنیفہ کا ضعف ان سب مین ہو نچگیا پس جس حدیث کے
یہ لوگ راوی ہون یا رجال مین ہون سب کو صحاح ستہ سے نکالدینا چاہئے
ورنہ ضعاف ستہ نام رکھدیا جائیگا۔ صحاح ستہ کیسے ضعفاء کے سبب سے
کھا جائیگا۔ بخاری ومسلم مین بکثرت ضعیف اور متکلم فیہ اشخاص سے روایت موجود ہے
جسنے صحیحین کو درایۃ پڑھا ہوگا اور اسماے رجال کی تحقیق کیا وہ ایسا ہی کہے گا
سنن ابن ماجہ کا مین ذکر نہین کرتا اسمین تو بیشمار ضعفاء رجال بنے ہوئے پڑے
ہین۔ اسمین تو احادیث ضعیفہ بلکہ موضوعہ بھی ہین ایسا ہی ذہبی نے اعلام سیر النبلاء
مین ذکر کیا ہے۔ مین تو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا ذکر کر رہا ہون۔ شرح مشکوۃ
کی مقدمہ مین شیخ عبد الحق محدث دھلوی نے کیا لکھا ہے بغور دیکھنا چاہئے۔ **یادداشت**

یادداشت نمبر ۹

صحیح بخاری مین بہت متکلم فیہ احادیث موجود ہین جیسا کہ نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر کی
شرح مین حضرت مجدد ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ سخاوی نے شرح الفیہ مین ذکر کیا ہے کہ
بخاری کے راویون مین اسی اور مسلم کے راویون مین ایکسو ساٹھ رجال متکلم بالضعف
ہین اور ان دونون کتابون مین کل دوسو احادیث ایسی ہین جنپر نقاد حدیث نے
نشان کیا ہے جنمین سے تقریبا اسی حدیث تو بخاری سے مختص ہین اور بتیس ۳۲ دونون مین
مشترک ہین۔ اور باقی مسلم سے مختص ہین۔ آیندہ کبھی فقیر رجال بخاری کی تنقید
کریگا۔ اب **فقیر** کھتا ہے کہ جن لوگون نے امام ابو حنیفہ کے اتباع سے کسی مسئلہ یا مناظرہ

فـ احادیث ضعیفہ بخاری ومسلم مین

مین زک کھایا ہو گا انہین لوگون نے رنجش کے سبب سے ابوحنیفہ کو برا کہا ہو گا اور انپر طعن
کیا ہو گا جس کو لوگون نے جرح سمجھ لیا اور بعض حاسدین یا جاہلین یا اعداے دین نے
محض اپنا دل خوش کرنے اور اتباع ابوحنیفہ کے دل دکھانے کی غرض سے ابوحنیفہ کو
ضعیف اور مرجیۂ۔ بعض الناس۔ اہل الراے۔ مخالف حدیث۔ مخترع اصول متبع
قیاس۔ ضعیف الحافظہ۔ قلیل الروایۃ۔ قلیل البضاعۃ فی الحدیث۔ قلیل العربیۃ کہدیا
اور لکھدیا۔ اسی طرح اور بھی غیر واقعی باتون کا الزام ابوحنیفہ کے سر تہوپ دیا۔ کیا خوب
کسی شاعر نے کہا ہے ؎

ومن ذا الذی ینجو من الناس سالمًا ٭ وللناس قالٌ بالظنون وقیلٗ

مگر ایسے تراشیدہ خراشیدہ الزامات سے کیا ہو سکتا تھا آفتاب پر کہین خاک پڑ سکتی ہے؟
پھر بھی مذہب حنفی کی رات دن کیسی ترقی اور اتباع ابوحنیفہ کی کتنی زیادتی ہوتی
جاتی ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خداے بخشندہ

یادداشت امام ابوحنیفہ کے مناقب و محامدمین علماے کرام نے بہت سی کتابین
تصنیف فرمائی ہین جنمین سے چند کتابون کے نام ہدیۂ ناظرین کرتا ہون۔ شقائق النعمان فی
حقائق النعمان علامہ زمخشری کی عقود المرجان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان۔ قلائد عقود الدرر
والمرجان فی مناقب النعمان۔ الروضۃ العالیۃ المنیفۃ۔ البستان فی مناقب النعمان محی الدین
قرشی حنفی صاحب جواہر مضیہ کی۔ مناقب الشیخ محمد بن احمد ذہبی کی۔ کتاب المناقب امام صدر
الائمہ موفق الدین احمد مکی کی۔ کشف الآسرار عبد اللہ حارثی کی۔ کتاب المناقب شیخ
ظہیر الدین مرغینانی کی۔ الانتصار لائمۃ الامصار یوسف مورخ کی کتاب المناقب ابوعبد اللہ

حسین بن عمر کی۔ کتاب المناقب ابو العباس احمد حمانی متوفی ۳۰۸ھ کی۔ کتاب المناقب امام محمد کردری بزازی کی۔ المواھب الشریفہ ابن کاس کی تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ خاتم المحدثین والحفاظ حضرت مولانا جلال الدین سیوطی کی۔ عقود الجمان فی مناقب النعمان امام حافظ ابو عبد اللہ محمد دمشقی شافعی کی۔ الحیاض من صوب غمام الفیاض علامہ شمس الدین محمد سیلواسی کی۔ قلائد العقیان فی مناقب النعمان۔ الخیرات الحسان فی ترجمۃ ابی حنیفۃ النعمان۔ یہ دونوں ابن حجر شافعی مکی کی۔ تنویر الصحیفہ علامہ یوسف ابن عبد الہادی حنبلی کی۔ الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ حافظ ذھبی متوفی ۷۴۸ھ کی۔ جزء المناقب حافظ ابو عبد اللہ شمس الدین محمد ذھبی شافعی متوفی ۷۴۸ھ مصنف کاشف فی اسماء الرجال کی۔ الطبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ تقی الدین ابن عبد القادر حنفی کی۔ مناقب کردری صفحہ ۲۱۹ جلد ۲ میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن یزید مقری مکی نے امام ابو حنیفہ سے نو سو ۹۰۰ حدیثیں سنی ہیں فقیر کو تعجب آتا ہے کہ انکو تو فقط سترہ حدیثیں یاد تھیں یہ نو سو ۹۰۰ حدیثیں کہاں سے آئیں۔

یادداشت۔ ابو حنیفہ کے مناقب علمائے شافعی المذہب اور مالکی اور حنبلی اور حنفی نے بکثرت اپنی اپنی تصانیف میں لکھے ہیں دیکھو کتاب جامع العلم میں حافظ مغرب ابو عمرو ابن عبد البر مالکی متوفی ۴۶۳ھ نے۔ کتاب منیۃ المفتی کے آخر میں شیخ یوسف نے شرح مختصر کرخی کے اول میں قدوری نے۔ کتاب جامع الانوار میں محمد بن عبد الرحمن غزنوی نے۔ کتاب جامع المضمرات کے اول میں شمس الدین یوسف نے۔ کتاب الایضاح لعلوم النکاح میں عثمان بن علی شیرازی نے۔ فتاوی کبرے کے آخر میں حسام الدین صدر شہید نے تاریخ بغداد میں خطیب بغدادی نے۔ علامہ مورخ ابن خلکان اور ابو الفداء شافعی نے اپنی اپنی تاریخوں میں۔ طبقات الشافعیہ میں ابو اسحق شیرازی نے۔ کتاب تہذیب الاسماء واللغات میں

امام نووی شافعی نے۔ کتاب الانساب مین عبدالکریم شافعی سمعانی نے۔ طبقات مین تقی الدین تمیمی نے۔ احیاء العلوم کے اوائل مین امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی شافعی نے۔ الاکمال فی اسماء الرجال مین ولی الدین ابوعبداللہ شافعی مصنف مشکوۃ نے۔ جامع الاصول مین ابن الاثیر نے۔ کتاب الکبرے اور طبقات مین امام عبدالوہاب شعرانی شافعی نے مجمع البحار اور مغنی مین علامہ شیخ محمد طاہر نے۔ شرح اسماء رجال بخاری مین شیخ دھلوی نے تذکرۃ الاولیاء مین حضرت شیخ فریدالدین عطار نے۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری مین حافظ دراز پیشاوری نے۔ طبقات الحنفیہ مین ابن کمال باشا احمد بن سلیمان نے۔ الاثمار الجنیہ فی طبقات الحنفیہ مین ملا علی قاری نے۔ مرآت الجنان مین امام یافعی نے۔ مختارات النوازل مین صاحب ھدایہ نے۔ تہذیب الکمال مین حافظ مزی نے۔ سبیل الھدے والرشاد مین حافظ محمد شامی شافعی نے۔ کتاب العبر باخبار من غبر۔ اور تذکرۃ الحفاظ مین امام ذھبی نے۔ اور درمختار مین محمد علاؤالدین حصکفی نے۔ طحطاوی اور شامی نے حاشیہ درمختار مین۔ فتاوی برھنہ کے آخر مین اور مولانا محمد عبدالحی لکھنوی اور مولانا محمد حسن سنبھلی نے اپنی اپنی متعدد تصانیف مین لکھے ہین **فقیر** کھتا ہی کہ مذکورہ بالا متقدمین ومتاخرین علماء نے ابوحنیفہ کے مناقب سچ اور دیانتداری سے لکھے ہین انپر کسی دباؤ یا تقیہ کا خیال بھی نکرنا چاھیے یہ لوگ اُمناء الرسل اور خلفاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جزاھم اللہ عنا خیر الجزاء

ولادت و وفات امام ابوحنیفہ رح

ولادت امام اعظم

ولادت ابوحنیفہ نعمان رح کی بقول صحیح ۸۰ھ مین ہے اور یہی قول علامہ حماد بن امام ابوحنیفہ اور حافظ ابونعیم اور جمہور مورخین کا ہے اور اسکی صداقت یون ہے کہ ابوداؤد طیالسی نے کہا کہ مجھ سے ابوحنیفہ فرماتے تھے کہ پیدائش میری ۸۰ھ کی ہے اور جبکہ عبداللہ بن اُنیس رض صحابی کوفہ مین ۹۴ھ

ثبوت تابعیت امام ابو حنیفہ

مین تشریف لائے تھے اور میری عمر اسوقت چودہ سال کی تھی تو مین انکی خدمت مین حاضر ہوا اور
انکی مجلس متبرک مین بیٹھا تو انہون نے یہ حدیث فرمایا سمعت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم یقول حبک الشیء یعمی ویصم تابعی ہونیکے واسطے اسی قدر لقا کافی ہے
علاوہ انکے اور صحابیون سے بھی ملاقات اور روایت کرنا ثابت ہے۔ یہ شرف تابعیت اور ائمہ کو نصیب
نہین۔ دربارۂ وفات ابو حنیفہ علامہ واقدی نے لکھا کہ بماہ شعبان ۱۵۰ھ مین ابو حنیفہ کا انتقال
ہوا۔ اور یعقوب بن شیبہ اور حسن زیادی کا قول ہے کہ بماہ رجب ۱۵۰ھ مین آپکا وصال ہوا۔ بشر بن
الولید نے امام ابو یوسف سے روایت کی ہے کہ ۱۵ شوال ۱۵۰ھ مین امام ابو حنیفہ رحمہ نے رحلت فرمائی
اور بعضون کا قول ہے کہ سجدہ مین جان بحق تسلیم کیا اور بعضون نے کہا کہ ابو حنیفہ کو زہر دیا گیا خلیفہ
منصور نے قضا قبول نکرنے کے سبب سے اپر یہ سب ظلم کیا۔ کوڑا مارا۔ قید کیا زہر دلوا دیا۔ واللہ اعلم بالصواب

کیفیت جنازہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

کیفیت جنازہ امام ابو حنیفہ رح بعد وصال ابو حنیفہ کے قاضی بغداد علامہ حسن بن عمارہ نے آپکو
غسل دیا اور ابو الرجا عبد اللہ نے اپر پانی ڈالا۔ اور بعد تکفین کے جب جنازہ اوٹھایا گیا تو اتنی بھیڑ لوگونکا ہجوم
تھا کہ کندھا دینے والونکی کثرت سے جنازہ کی لکڑیان ٹوٹ گئین خلیفہ منصور جسنے آپکو ہلاک کیا تھا جنازہ
مین شریک تھا اور افسوس کرتا رہا۔ اور اپنے فعل پر بہت نادم ہوا۔ جنازہ کی نماز قاضی بغداد مولانا حسن بن
عمارہ نے پچاس ہزار آدمیونکے ساتھ پڑھائی۔ اور بیس روز تک برابر قبر پر لوگ دور دور سے آکر نماز جنازہ
پڑھتے رہے جب ابو حنیفہ کو قبر مین رکھا گیا تو غیب سے یہ ندا آئی۔ فروح وریحان وجنۃ نعیم ۰

مزار ابو حنیفہ رح

مزار ابو حنیفہ رح۔ مزار امام ابو حنیفہ کا بغداد مین ہے۔ شرف الملک ابو سعد محمد بن
منصور خوارزمی مستوفی مملکت سلطان ملک شاہ سلجوقی نے ۴۵۹ھ مین امام ابو حنیفہ کی
قبر پر ایک بہت بڑا گنبد۔ اور مزار کے ہم پہلو ایک بہت بڑا مدرسہ حنفیون کے لیے بنوا کر اپنی یادگار
چھوڑی۔ فقیر لکھتا ہے کہ وہ بھی ضعیف تھا اور فقیر ضعیف نے بھی اس رسالہ کو اپنی یادگار چھوڑا فقط